عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۱۲تا۱۸ر جمادی الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۸ تا ۱۵ر جنوری ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۲

فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ
حیات و خدمات

امیر المؤمنین

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مردم شناسی

کل کراچی بین المدارس

تقریری مسابقہ
تفصیلی رپورٹ

غرور و تکبر کے نقصانات

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

گھروں میں تصاویر رکھنے کا حکم

س:......گھر میں تصویر رکھنا، والدین کی یادگار کے طور پر یا میاں بیوی کی شادی کی تصویر یا بچوں کی تصاویر وغیرہ، اسی طرح جانوروں کے مجسمے سجاوٹ کے لئے رکھنا، کیا ان سب باتوں کی گنجائش ہے؟

ج:......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ: ''جس گھر میں تصویر اور کتا ہو تو رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔'' اب یہ خود دیکھ لیا جائے کہ والدین کی تصویر سے یا میاں بیوی کی تصویر سجانے سے ہمیں کوئی فائدہ ہے یا رحمت کے فرشتوں کا گھر میں داخل ہونے اور ان کی ہمارے لئے دعائے خیر کرنے میں زیادہ فائدہ ہے؟ بہرحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق گھروں میں، آفس میں یا کسی بھی جگہ تصویریں لٹکانا، خواہ کسی بھی مقصد کے پیش نظر ہو جائز نہیں۔ اسی طرح انسانوں کے یا جانوروں کے مجسمے سجاوٹ کے لئے رکھنا بھی جائز نہیں، کیونکہ اس عمل سے تصویروں اور تصویر سازی کی شناعت ختم ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ محبت سما جاتی ہے اور خدانخواستہ ہمارا یہ عمل آگے چل کر بت پرستی اور بت سازی کی طرف نہ چلا جائے، کیونکہ شیطان مردود نے اس طرح ہی مسلمانوں کے گھروں میں بت پرستی کی ابتداً کروائی کہ پہلے پہل مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی تصویر بطور یادگار کے اپنے پاس رکھیں اور پھر ان کی آنے والی نسلوں نے ان کی پوجا پاٹ شروع کر دی۔ تصویر یا مجسمے بنانے والوں کو قیامت کے دن سخت ترین عذاب دیا جائے گا اور ان کو بطور زجر و توبیخ کہا جائے گا کہ اب تم اپنے بنائے ہوئے ان مجسموں میں جان ڈالو۔ ظاہر ہے کہ آدمی کے بس میں کہاں ہوگا، کیونکہ یہ تو صرف خدا کی شایانِ شان ہے، لہٰذا آدمی اس وقت بہت بے بس و مجبور ہوگا اور شرمندگی کی انتہا ہوگی۔ اسی لئے تصویر بنانے، بنوانے یا ایسی چیز ڈرائنگ کرنے سے جو کہ جاندار ہو احتیاط کریں۔ اسی طرح جن ڈبوں یا چیزوں پر فوٹو ہوتا ہے، انہیں مارکر یا کسی ایسی ہی چیز سے مٹا دینا چاہئے۔ چہرہ مٹا دینے سے تصویر ختم ہو جائے گی۔

غیر مسلم کو مطالعہ کے لئے قرآن دینا

س:......غیر مسلم اگر قرآن مجید مطالعہ کے لئے مانگے تو دینا جائز ہے یا نہیں؟ اور کیا غیر مسلم کو بھی وضو کر کے قرآن مجید پڑھنا ہوگا؟

ج:......اگر غیر مسلم کے دل میں قرآن کریم کی عظمت ہو اور آپ کو اطمینان ہو کہ وہ بے ادبی نہیں کرے گا تو اس کو مطالعہ کے لئے قرآن مجید دینا جائز ہے، بہتر ہے کہ اسے کہا جائے کہ وہ وضو اور غسل کر کے پاکی کی حالت میں قرآن کریم کا مطالعہ کرے، شاید اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہدایت کا راستہ کھول دیں اور اسلام قبول کرلے۔ اگر اس کو کسی بات کے سمجھنے میں دشواری ہو تو کسی ماہر عالم سے ملوا دیا جائے، تاکہ اس کا شبہ دور ہو اور سمجھنے میں بھی آسانی ہو۔

جائیداد کی تقسیم

س:......کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد کا انتقال ہو گیا اور میں ان کی اکلوتی بیٹی ہوں اور میرے ایک چچا ہیں اور ایک سوتیلی والدہ ہیں۔ ان ورثاء کے درمیان مکان کی تقسیم کس طرح ہوگی؟ مکان کی مالیت دس لاکھ روپے ہے۔

ج:......صورت مسؤلہ میں آپ کے والد مرحوم کی کل جائیداد کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں چار حصے آپ کے اور ایک آپ کی سوتیلی والدہ کا اور باقی تین حصے آپ کے چچا یعنی مرحوم کے بھائی کے ہوں گے۔ یعنی دس لاکھ روپے میں سے پانچ لاکھ روپے آپ کے اور ایک لاکھ پچیس ہزار آپ کی سوتیلی والدہ کے اور بقیہ تین لاکھ پچھتر ہزار آپ کے چچا کے ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد:۳۹ | ۱۲تا۱۸؍جمادی الاول ۱۴۴۱ھ مطابق ۸تا۱۵؍جنوری ۲۰۲۰ء | شمارہ:۲

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

عنوان	صفحہ	مصنف
ختم نبوت.... اسلام کا بنیادی عقیدہ	۵	اداریہ
مشترکہ نصابِ تعلیم بارے بعض تحفظات	۷	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ	۹	رپورٹ: مولانا محمد شعیب کمال
غرور و تکبر کے نقصانات	۱۵	مولانا اسرار الحق قاسمی
حضرت مولانا محمد حیاتؒ.... حیات و خدمات	۱۷	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حضرت عمر بن خطابؓ کی مردم شناسی	۲۲	مفتی محمد عفان منصور پوری
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۵	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰؍روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019**
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) **IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018**
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۷۸۳۴۸۶-۰۶۱
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

احادیث قدسیہ

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

شفاعت

حدیث قدسی ۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو حکم دیتا ہے کہ اپنے آنے والوں کے لئے اچھی بن، تو وہ ہر روز اپنی خوبی اور خوشگواری کو زیادہ کرتی رہتی ہے، صبح کے وقت جو لوگ ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں یہ جنت ہی کا اثر ہے۔ (طبرانی)

سحر کے وقت عام طور سے خنکی ہو جاتی ہے، اس کو جنت کا اثر فرمایا۔

حدیث قدسی ۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک ضعیف روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنی قدرت کے ہاتھوں بنایا پھر ملائکہ کو حکم دیا اس میں انہوں نے نہریں بنائیں، پھل لگائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کی رونق اور اس کی تروتازگی کو ملاحظہ فرمایا تو کہا: مجھ کو اپنی عزت وجلال کی قسم اور مجھے اپنے عرش کی بلندی کی قسم! بخیل تجھ میں داخل نہیں ہوگا۔ (ابن النجار خطیب)

حدیث قدسی ۷: حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے، باقی تمام اشیاء کو لفظ کن سے پیدا کیا ہے، یعنی ''کُن'' کہا اور وہ چیزیں ہو گئیں۔ ایک حضرت آدم علیہ السلام کو، دوسرے قلم کو، تیسرے جنت فردوس کو، جنت فردوس کو بنانے کے بعد کہا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم بخیل تجھ میں داخل نہیں ہوگا اور دیوث تیری خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ (دیلمی)

حدیث قدسی ۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو اس میں درخت لگائے اور اس کے درخت یہی تھے: ''**سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ**'' پھر فرمایا: ایمان والے کامیاب ہوئے، اے جنت کلام کر جنت نے عرض کیا: سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو ہی زندہ اور قائم رہنے والا ہے جو مجھ میں داخل ہو وہ خوش نصیب ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ کو اپنی عزت اور مخلوق پر برتری اور بلندی کی قسم! تجھ میں زنا پر اصرار کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا اور چغل خور داخل نہیں ہوگا۔ (شیرازی)

نماز

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

صلوٰۃ التسبیح

گزشتہ سے پیوستہ

پھر ''**سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**'' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''**سمع اللّٰہ لمن حمدہ**''، ''**ربنا لک الحمد**'' کہتا ہوا سیدھا کھڑا رہے اور ''**سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**'' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''**اللّٰہ اکبر**'' کہتا ہوا سجدے میں جائے، سجدے کی تسبیح ''**سبحان ربی الاعلیٰ**'' تین مرتبہ پڑھنے کے بعد ''**سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**'' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا قعدے کی حالت میں سیدھا بیٹھ جائے اور ''**سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**'' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر ''اللہ اکبر'' کہتا ہوا سجدے میں جائے، سجدے کی تسبیح ''**سبحان ربی الاعلیٰ**'' ۳ مرتبہ پڑھنے کے بعد ''**سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم**'' ۱۰ مرتبہ پڑھے، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے قعدے کی حالت میں بیٹھے اور پوری التحیات پڑھے: ''**التحیات للّٰہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصّٰلحین اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔**'' پھر درود شریف پڑھے: ''**اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید. اللّٰھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید**'' اور دعا پڑھے: ''**اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم**'' پڑھے۔

اداریہ

ختم نبوت ..... اسلام کا بنیادی عقیدہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی

ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر قرآن کریم کی تقریباً سو آیات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسو دس ارشادات عالیہ گواہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کے بعد کسی شخص کا یہ دعویٰ کرنا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے نبی یا رسول بنا کر بھیجا ہے، نبوت محمدیہؐ کے خلاف کھلی بغاوت ہے۔ یہ بات کسی تشریح وتوضیح کی محتاج نہیں ہے کہ تاریخ اسلام میں روز اوّل سے لے کر آج تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو امت محمدیہؐ نے کافر ومرتد قرار دے کر اس کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے اس فتنے کو پیوند خاک کیا۔

انگریز کے منحوس دور میں انگریز سرکار کے خود کاشتہ پودے کی حیثیت سے مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت ورسالت سے لے کر الوہیت تک کے بلند بانگ دعوے کئے۔ اگر ایسے دعوے کسی اسلامی دور حکومت میں کئے جاتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کا انجام مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں سے چنداں مختلف نہ ہوتا، لیکن چونکہ قادیانی نبوت انگریز سامراج کی ساختہ وپرداختہ اور اس کے گھر کی لونڈی تھی، اس لئے انگریز حکومت کے زیر سایہ مرزا قادیانی کے دجل وفریب کا شجرۂ خبیثہ پروان چڑھتا رہا۔

قیام پاکستان کے بعد ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اس وطن پاک میں، جسے خدا اور رسولؐ کے مقدس نام پر معرض وجود میں لایا گیا، جس کی بنیادوں میں لاکھوں مسلمانوں کا خون شامل ہوا، تب کہیں جا کر یہ ملک بنا، اس نظریاتی ملک میں مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کا سکہ ہرگز چلنے نہ دیا جاتا، لیکن بہت سے اسباب وعوامل کی بنا پر وطن عزیز میں قادیانیوں کی سیاہ کاریاں اور ان کی تخریبی سرگرمیاں بدستور جاری رہیں۔

مسلمانوں کے پرزور احتجاج اور ختم نبوت کی بھرپور تحریکوں کے بعد بالآخر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو صرف اتنی بات تسلیم کی گئی کہ قادیانی غیر مسلم ہیں، غیر مسلموں کی فہرست میں ان کا نام شامل کر دیا گیا، لیکن ان کی تبلیغی وتخریبی سرگرمیوں کو عملاً روکنے کا کوئی بندوبست نہیں کیا گیا۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر مسلمانوں کو ایک بار پھر میدان عمل میں اتر کر بھرپور تحریک چلانی پڑی۔ چنانچہ دس سال بعد حکمرانوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کرنا پڑا۔ اس آرڈی نینس کے بعد قادیانی کچھ عرصہ کے لئے زیر زمین چلے گئے، لیکن بعد ازاں قادیانیوں نے پھر اپنی سرگرمیوں شروع کر دیں۔ پورے ملک میں عموماً اور پسماندہ علاقوں اور دور دراز دیہاتوں میں خصوصاً ان کی اسلام دشمن سرگرمیاں ہنوز جاری ہیں۔ آئے دن وہ اشتعال انگیز کارروائیاں کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرتے رہتے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد کی تبلیغ کر کے وہ سرعام ملکی آئین اور قانون کا مذاق اڑاتے ہیں اور لالچ وغیرہ کے ذریعہ اسلامی تعلیمات سے بے خبر سادہ لوح مسلمانوں کے دین و

ایمان پر ڈاکا ڈالتے ہیں۔

اس پوری صورت حال سے انتظامیہ کے ذمہ دار حضرات باخبر ہونے کے باوجود اس کے سدباب کے لئے کوئی قدم نہیں اٹھاتے اور نہ قادیانیوں پر کوئی قدغن لگائی جاتی ہے، جس سے ان کے حوصلے کو مزید تقویت مل رہی ہے، وہ بے باک ہوتے جارہے ہیں اور اب تو وہ کھلم کھلا دہشت گردی کی وارداتوں میں بھی ملوث پائے جاتے ہیں۔ قادیانیوں کی قانون شکنی کا یہ انداز اور ان کے بدلے ہوئے تیور یہ واضح کرتے ہیں کہ وہ کسی گہری سازش کے تحت یہ سب کچھ کررہے ہیں اور وطن عزیز کے حالات کو خراب کرنے کے لئے وہ اپنے غیرملکی آقاؤں کے اشارے پر ناچ رہے ہیں، لیکن انہیں شاید ابھی تک اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ مسلمان ناموس رسالت کے مسئلے پر کسی قسم کی رواداری کا قائل نہیں۔ قادیانیوں جیسے گستاخ اور اسلام دشمن گروہ سے آخر کس طرح رواداری اختیار کی جاسکتی ہے؟ قادیانیوں کے کفریہ عقائد کے سامنے تو خود کفر شرمندہ ہے۔ قادیانی جن کا عقیدہ یہ ہے کہ:

☆...... رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی اشاعت مکمل نہ ہوسکی بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آ کر پوری کی۔ معاذ اللہ۔

☆...... مرزا قادیانی کی وحی کے مقابلہ میں حدیث رسول گوئی شئی نہیں ہے۔ معاذ اللہ۔

☆...... ہر شخص ترقی کرسکتا ہے، اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے، حتی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔

☆...... روضہ اطہر کے متعلق جن کا عقیدہ یہ ہو کہ معاذ اللہ وہ نہایت متعفن اور حشرات الارض کی جگہ ہے۔ معاذ اللہ۔

☆...... جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ ابوبکر، عمر رضی اللہ عنہما مرزا قادیانی کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے۔ معاذ اللہ۔

☆...... جو لوگ مرزا قادیانی کے ان عقائد کی تبلیغ کرتے ہوں کہ جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت نہ کرے اور اس کی مخالفت کرے، وہ خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔ معاذ اللہ۔

جب لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس قسم کے کفریہ عقائد مسلمانوں کے سامنے بطور تبلیغ پیش کرتے ہوں، تو ہر ذی شعور انسان یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ یہ مرزائی آخر ملکی حالات کو کس طرف لے جانا چاہتے ہیں؟ ان کی کفریہ تبلیغ پر پابندی کے باوجود حکمران طبقہ نہ جانے کیوں ان کی سرگرمیوں کا نوٹس نہیں لیتا؟ جب مسلمان ہر طرف سے مایوس ہوجاتا ہے تو پھر عشق رسالتؐ میں مست ہوکر وہ اس کفریہ یلغار کے خلاف سینہ سپر ہوجاتا ہے اور یہ فیصلہ کرلیتا ہے کہ اب اس ملک میں یہ کفر نہیں چلے گا اور وہ ناموس رسالت کے گستاخوں کا جینا دوبھر کردیتا ہے۔ اسی جذبہ کے تحت پاکستان کی تاریخ میں ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ اور ۱۹۸۴ء میں چلنے والی بھرپور تحریکات ختم نبوت اس کی زندہ مثال ہیں۔ اس سے قبل کہ اس قسم کے حالات دوبارہ پیدا ہوں، حکمران طبقہ کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کی سازشوں کو سمجھتے ہوئے ان کی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لے اور وطن عزیز کی کلیدی آسامیوں پر فائز قادیانی، جو دراصل اس قسم کے خطرناک حالات پیدا کرنے کا اصل سبب ہیں، انہیں فی الفور برطرف کیا جائے۔ موجودہ بدلتی ہوئی عالمی صورت حال کے پیش نظر وطن عزیز انتہائی نازک حالات سے گزر رہا ہے، عالم کفر اور اسلام دشمن افراد پاکستان کے متعلق اچھے ارادے نہیں رکھتے، ان حالات میں انتہائی ضروری ہے کہ وطن عزیز کی کلیدی آسامیوں سے ملک وملت کے دشمن قادیانیوں کو الگ کیا جائے۔ ختم نبوت کے باغیوں، یہود ونصاریٰ کے ایجنٹوں، قادیان کی خود ساختہ نبوت کے پیروکاروں کا ملک میں کلیدی عہدوں پر فائز رہنا ملک وملت کے لئے ہرگز ہرگز سودمند نہیں، بلکہ یہ وطن عزیز کی بنیادیں کھوکھلی کرنے اور ملک وملت سے غداری کے مترادف ہے، جس کا انسداد وقت کا تقاضا ہے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیّدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

دینی وعصری تعلیم کے

مشترکہ نصاب ونظام کے بارے میں بعض تحفظات

حضرت مولانا زاہدالراشدی مدظلہ

روزنامہ نوائے وقت اسلام آباد (۱۲؍دسمبر) کی خبر کے مطابق حکومت اور دینی مدارس کے وفاقوں کے درمیان مبینہ طور پر طے پانے والے معاہدہ کے مطابق نئے مجوزہ سسٹم کے تحت دینی مدارس کے کوائف مرتب کرنے اور ان کی رجسٹریشن کا کام شروع ہوگیا ہے اور متعلقہ محکموں نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا ہے۔ جبکہ کوائف کے سوالنامہ میں اس خبر کے مطابق آمدنی کے ذرائع بتانے کی شرط ختم کردی گئی ہے۔

یہ نیا سلسلہ کیا ہے اور اس کی تفصیلات کیا ہیں؟ متعلقہ محکموں اور ان کے افسران کے طرز عمل سے سارا منظر چندروز تک واضح ہو جائے گا، البتہ ان کے بارے میں مختلف حلقوں کی طرف سے جن تحفظات کا اظہار کیا جارہا ہے ان پر ایک نظر ڈال لینا ضروری محسوس ہوتا ہے۔ گزشتہ دنوں ملک کے معروف عالم دین اور پنجاب اسمبلی کے سابق رکن مولانا صاحبزادہ سید محفوظ احمد مشہدی، مولانا نصیر احمد اویسی کے ہمراہ الشریعہ اکادمی گوجرانوالہ میں تشریف لائے جو اہل سنت و جماعت بریلوی مکتب فکر کے سرکردہ علماء کرام میں سے ہیں اور مختلف دینی تحریکات میں ان کے ساتھ میری رفاقت ایک عرصہ سے چلی آرہی ہے۔ انہوں نے دینی مدارس کے حوالہ سے نئے مبینہ نظام کے بارے میں کچھ تحفظات کا اظہار کیا جس میں سب سے بڑی بات ان کے خیال میں یہ ہے کہ دینی مدارس کا نصاب و نظام اور مالیاتی وانتظامی کنٹرول مکمل طور پر محکمہ تعلیم کے حوالہ کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے بقول دینی مدارس کے وفاقوں اور حکومت کے درمیان تمام معاملات طے پا چکے ہیں اور عملی اقدامات کا سلسلہ چندروز میں شروع ہونے والا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر دینی مدارس اپنا آزادانہ دینی وتعلیمی کردار و نظام باقی رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں اس صورتحال کا فوری نوٹس لینا ہوگا اور اس کی روک تھام کی کوئی صورت نکالنا ہوگی ورنہ مشہدی صاحب کے بقول ہم ۱۸۵۷ء کے بعد کے اس ماحول میں واپس چلے جائیں گے جب برطانوی حکومت نے سابقہ دینی تعلیمی نظام کی پوری بساط لپیٹ کر رکھ دی تھی اور دینی تعلیم و ماحول کو باقی رکھنے کے لئے علماء کرام کو زیرو پوائنٹ سے اپنے تعلیمی سفر کا دوبارہ آغاز کرنا پڑا تھا۔

دینی مدارس کے موجودہ نظام کے بارے میں عالمی استعمار کے ایجنڈے بالخصوص امریکی تھنک ٹینک ''رینڈ کارپوریشن'' کی رپورٹ کے بعد سے ہمیں بھی یہی محسوس ہو رہا ہے مگر پاکستان میں دینی مدارس کے منظم وفاقوں اور ان کے درمیان رابطہ و اشتراک کو دیکھ کر ایک حد تک اطمینان رہتا ہے کہ عالمی استعمار اس ایجنڈے میں شاید پیشرفت نہ کر پائے۔ جبکہ مشہدی صاحب اس سے مطمئن نہیں ہیں، ان کے خیال میں صورتحال اتنی اطمینان بخش دکھائی نہیں دیتی اور خدشات وتحفظات کی سنگینی دن بدن بڑھ رہی ہے۔ میں نے ان سے گزارش کی ہے کہ دینی مدارس کے آزادانہ دینی وتعلیمی نظام وکردار کا تحفظ ہمارے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اس لئے ان کے خدشات وتحفظات پر دوستوں سے مشاورت کروں گا اور اس کے بعد کسی رائے کا اظہار کروں گا۔ چنانچہ اس سے اگلے روز جامعہ رحمانیہ ماڈل ٹاؤن ہمک اسلام آباد میں کچھ دوستوں کے ساتھ اس حوالہ سے مشاورت کا موقع مل گیا۔ اس مشاورت میں ہمارے درمیان اس بات پر اتفاق ہوا کہ ان خدشات وتحفظات کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا اور ان کے بارے میں مشاورت وتحریک کی بہرحال ضرورت ہے مگر اس کے لئے بہتر فورم دینی مدارس کے وفاق اور ان کا باہمی مشاورتی نظام ہی ہو سکتا ہے، ہمیں اپنے خدشات وتحفظات اور شکایات وتجاویز کے بارے میں ان سے بات کرنا ہوگی اور اگر کہیں کوئی جھول یا خلا محسوس ہو رہا ہے تو اس کے لئے ہمیں اسی دائرے میں کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ ہم کچھ دوستوں نے غیررسمی طور پر ایک مشاورتی صورت طے کی ہے جس کے نتائج چندروز تک سامنے آنا شروع ہو جائیں گے، ان شاءاللہ تعالیٰ۔

نئے مجوزہ تعلیمی سسٹم کے حوالہ سے ایک تحفظ میرے ذہن میں بھی ہے جس کا مختلف سطحوں پر مسلسل اظہار کر رہا ہوں اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے علاوہ رابطۃ المدارس الاسلامیہ کے سربراہ مولانا عبدالمالک خان سے بھی براہ راست گفتگو کر چکا ہوں کہ میٹرک یا ایف اے کی سطح تک دینی مدارس اور اسکولوں کے جس مشترکہ تعلیمی نصاب کی تیاری کے لئے مختلف گروپ کام کر رہے ہیں اور بیشتر کام میری معلومات کے مطابق مکمل کر چکے ہیں، ان میں دینی تعلیم کے ماہرین کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہے، جبکہ عملی کام کرنے والے گروپوں میں سیکولر عناصر کا تناسب کہیں زیادہ ہے۔ میرے خیال میں یہ کام مکمل ہونے کے بعد جب دینی مدارس کے وفاقوں کی قیادتوں کے سامنے آخری منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا تو ان کے لئے من وعن منظور کر لینے یا مکمل طور پر مسترد کر دینے کے سوا کوئی آپشن باقی نہیں رہ جائے گا۔ دونوں صورتوں میں نتائج کا اندازہ لگانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ دینی وعصری تعلیم کے مشترکہ نصاب کی تدوین وتشکیل میں دینی تعلیم کے ماہرین کو نظرانداز کر دینے اور انہیں اس عمل سے باہر رکھنے کا باعث کیا ہے؟ اور کیا اس کا سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لینے کی ضرورت نہیں ہے؟ اس سلسلہ میں تازہ معلومات کے مطابق ہمارے ایک فاضل دوست مولانا عمران جاوید سندھو کو ان میں سے کسی کمیٹی میں اب شامل کیا گیا ہے جو اچھی بات ہے، مگر ہمارے خیال میں یہ محض اشک شوئی ہے اس لئے کہ اصل ضرورت دینی وعصری تعلیم کے مشترکہ نصاب کی تدوین وتشکیل کے لئے ہر دائرہ میں اور ہر سطح پر مشترکہ کام اور ماحول کی ہے جس کے بغیر یہ عمل یکطرفہ اور ادھورا رہے گا اور اسے ملک بھر میں دینی تعلیم کے مجموعی ماحول کے لئے قابل قبول بنانا مشکل ہوگا۔ جبکہ لگتا یہ ہے کہ یہ سب باتیں نظرانداز کر کے اور تمام نتائج وعواقب سے بے نیاز ہو کر کچھ قوتوں نے یہ کام ہر حال میں کر گزرنے کا فیصلہ کر لیا ہے جو اصحاب رخصت کے لئے تو زیادہ آزمائش کا باعث نہیں ہوگا مگر اصحاب عزیمت کو شاید ۱۸۵۷ء کے بعد کے زیرو پوائنٹ سے اپنا کام دوبارہ مسجد کی چٹائیوں اور محلّہ کی روٹیوں سے شروع کرنا پڑ جائے، انہیں بہرحال ذہنی طور پر اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

(روزنامہ اسلام لاہور، ۱۴؍دسمبر ۲۰۱۹ء)

ختم نبوت تربیتی کنونشن، لاہور

لاہور (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ شادی پورہ کے زیر اہتمام ختم نبوت تربیتی کنونشن ادارۃ الفرقان شادی پورہ بند روڈ لاہور میں قاری ظہور الحق کی صدارت میں منعقد ہوا، کنونشن میں علماء کرام، ٹیچرز، پروفیسرز اور تاجر برادری نے شرکت کی۔ ختم نبوت تربیتی کنونشن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا عبدالنعیم، مولانا سعید وقار، مولانا پیر غلام مصطفیٰ، مولانا عبدالواحد ودیگر نے شرکت کی۔ مولانا عبدالنعیم نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے، ختم نبوت اور قادیانیت کے متعلق قوانین ختم نہیں ہونے دیں گے، عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے امت مسلمہ ہمیشہ حساس رہی ہے، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وتابعین عظام رحمہم اللہ تعالیٰ نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت پر پورے دین کی عمارت قائم ہے اور اسی میں امت مسلمہ کی وحدت کا راز مضمر ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اپنے منصب کا خیال رکھیں اور جملہ امور میں بالخصوص دینی معاملات میں ہر قسم کی بے احتیاطی سے پرہیز کریں۔ پاکستان کے موجودہ وزیر اعظم صاحب بار بار مسلمانوں کی مقدس شخصیات کے بارہ میں توہین آمیز کلمات اپنے بیانات میں دہرا رہے ہیں، جن سے بالعموم عالمِ اسلام اور بالخصوص پاکستان کے بائیس کروڑ عوام الناس کے جذبات سخت مجروح ہو رہے ہیں اگر ہمارے ملک کا سربراہ ہی اس قانون کو بار بار تاراج کرے گا تو یہ وطنِ عزیز کے لئے کسی بھی حوالہ سے نیک شگون نہیں ہے۔ مولانا سعید وقار نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس رسالت قانون میں تبدیلی ہرگز برداشت نہیں کریں گے، انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف ہر سازش کا مقابلہ کیا جائے گا۔ ناموس رسالت کا قانون تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت اور ناموس کا دربان اور چوکیدار ہے۔ مقررین نے کہا کہ ناموس رسالت قانون کے خلاف یہودی وقادیانی لابی سازشوں میں مصروف عمل ہے، ماضی میں بھی ایسی ناپاک کوشش کی گئی لیکن ان طاغوتی قوتوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اسلامیان پاکستان ناموس رسالت ایکٹ کے خلاف کوئی بھی سازش ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ایم ٹی اے MTA چینل پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ حکومت قادیانی ٹی وی چینل MTA پر پابندی لگائے۔

کُل کراچی بین المدارس تقریری مسابقہ

رپورٹ: مولانا محمد شعیب کمال

الحمدللہ آپ حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ آپ کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس مقصد کے لئے وقتاً فوقتاً ملک بھر میں مختلف نوعیت کے پروگرامات کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ جن میں جلسوں کا انعقاد، اسکول کالج اور یونیورسٹی کے طلبا کے لئے کوئز پروگرامات، مساجد میں بیانات، لٹریچر کی تقسیم، سالانہ چھٹیوں میں دینی مدارس اور کالج یونیورسٹی کے طلبا کے لئے شارٹ کورسز وغیرہ شامل ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ''کل کراچی بین المدارس تقریری مقابلہ'' ہے۔ الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی انتظامیہ نے دینی مدارس کے طلبا کو اسلوب تقریر اور انداز گفتگو کی تربیت کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے آگاہ کرنے کے لئے اس سلسلہ کا آغاز کیا۔ ہر سال کراچی میں سہ ماہی امتحانات کے بعد ان مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں شہر بھر کے مدارس سے طلبا کرام شریک ہوتے ہیں۔ حسب سابق اس سال بھی تقریری مقابلہ کو تین مرحلوں پر تقسیم کیا گیا تھا۔

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں تقریر کا عنوان تھا ''قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق'' جن طلبا کرام نے پہلے مرحلے میں پہلی دوسری پوزیشن حاصل کی وہ دوسرے مرحلہ کے لئے منتخب ہوگئے۔ دوسرے مرحلے میں ضلعی سطح پر تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کا عنوان تھا ''پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں'' جن طلبا کرام نے دوسرے مرحلے میں بھی پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی وہ اس مسابقہ کے فائنل اور مرکزی مقابلہ کے لئے منتخب ہوئے۔ تیسرے مرحلے میں تقریر کا عنوان ''کشمیر کے خلاف قادیانی کردار'' تھا۔ ذیل میں تینوں مرحلوں کی مفصل رپورٹ پیش کی جارہی ہے:

پہلا مرحلہ

پہلے مرحلے میں ٹاؤن کی سطح پر تقریری مقابلوں کا انعقاد کیا گیا تھا۔ جس میں کراچی کے تمام 18 ٹاؤنوں میں مسابقے ہوئے۔ جس میں 137 دینی مدارس کے 232 طلبا کرام نے حصہ لیا۔ جس کی تفصیل یہ ہے:

معہد الارشاد الاسلامی مہاجر مکی مسجد صدر میں صدر ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ ارشاد العلوم کھتری مسجد، معہد الشیخ دہلی کالونی، جامعہ سعیدیہ زمزمہ ڈیفنس، جامعہ اسلامیہ کلفٹن اور دارالعلوم صرافہ بازار کے 9 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ مولانا فیصل خلیل صاحب، مفتی شکور احمد صاحب اور مولانا کامران احمد صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا جاوید احمد صاحب، مولانا ثاقب انیس صاحب مولانا حکیم صلاح الدین صاحب، مولانا محمد ایوب صاحب، مولانا احسان احمد لغاری صاحب، مفتی کلیم اللہ صاحب اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا کلیم اللہ ارمان صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ معہد الارشاد الاسلامی کے مہتمم مولانا عنایت اللہ صاحب تھے۔ جامعہ سعیدیہ زمزمہ پارک ڈیفنس سے درجہ رابعہ کے حسن زیب نے پہلی، جامعہ ارشاد العلوم کھتری مسجد سے درجہ سادسہ کے عبدالقیوم نے دوسری جبکہ جامعہ سعیدیہ زمزمہ سے درجہ خامسہ کے محمد اسمٰعیل نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات صدر ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مسعود احمد لغاری صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

مدرسہ ترتیل القرآن لیاری میں لیاری ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ جامعہ خلفاء راشدین عثمان پارک، جامعہ ترتیل القرآن، جامعہ نظامیہ توحیدیہ، جامعہ محمودیہ، جامعہ عثمانیہ اور

مدرسہ توحیدیہ کے 11 طلبا کرام نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض جامعہ بنوری ٹاؤن کے اساتذہ مولانا شکور احمد صاحب، مولانا کامران صاحب اور مولانا عادل حسن صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد اشرف صاحب، جناب سعید صاحب، مولانا صابر صاحب، مولانا محمد الیاس صاحب اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض جناب محمد حسنین صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ ترتیل القرآن کے مولانا زبیر صاحب تھے۔ جامعہ نظامیہ توحیدیہ جاکیواڑہ سے درجہ خامسہ کے سفیان امین نے پہلی، درجہ رابعہ کے شعیب احمد نے دوسری جبکہ مدرسہ ترتیل القرآن سے درجہ سادسہ کے مجیب الرحمٰن نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاری ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا نعیم اللہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ انوار الصحابہ میں گلشن اقبال ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ عارف العلوم، مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ، مدرسہ عکاشہ، مدرسۃ الانور، جامعہ اشرف المدارس، دارالعلوم گلشن، جامعہ بیت المقدس، مدرسہ عربیہ اسلامیہ، جامعہ افضل العلوم، جامعۃ الحسنین، جامعہ عربیہ احسن العلوم، مدرسہ معارف القرآن، جامعہ دار الخیر، جامعہ انوار الصحابہ اور دارالعلوم عربیہ تحفیظ القرآن کے 15 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن کشمیری صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد سعد شمیم صاحب، مولانا ندیم الرشید صاحب اور مولانا شاہد خان صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا سلطان محمد صاحب، مولانا عبدالحمید صاحب، مولانا احمد صاحب، مولانا حیدر علی صاحب، مفتی مظفر علی صاحب، قاری محمد اشرف صاحب، مولانا مجاہد امین صاحب، مولانا عبدالحفیظ صاحب، مفتی محمد نسیم صاحب، قاری ابرار صاحب، ضلع غربی کے ذمہ دار مولانا محمد شعیب کمال صاحب سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض حافظ عبدالمغیث نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان حضرت مولانا محمد طاہر صاحب تھے جامعہ دارالخیر سے درجہ سابعہ کے طالب علم محمد اسامہ بن قاری غلام سرور نے پہلی، دارالعلوم گلشن سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد زبیر ولد محبّ اللہ نے دوسری جبکہ مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم کریم بخش بن عبیداللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلشن اقبال ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا عبدالسمیع رحیمی صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

مکہ مسجد آصف آباد گرین ٹاؤن میں شاہ فیصل ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ صدیقیہ، جامعہ حمادیہ، جامعہ فاروقیہ اور جامعہ علی کے 12 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا منظور یوسف صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض حضرت مولانا عبیداللہ احرار صاحب، مولانا اسداللہ صاحب اور مولانا نعیم ساہ صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مولانا عادل غنی صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا منظور یوسف صاحب تھے جامعہ علی سے درجہ ثانیہ کے طالب علم عابدالرحمٰن ولد منظور احمد نے پہلی، جامعہ فاروقیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم محمد حسین ولد خانی شاہ نے دوسری جبکہ جامعہ فاروقیہ ہی سے دورہ حدیث کے طالب علم واصف نذیر عباسی نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات شاہ فیصل ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا احسن نسیم صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ ابی ہریرہ مظفر آباد کالونی میں لانڈھی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ جامعہ انوار القرآن، جامعہ ابوہریرہ اور جامعہ دارالقرآن کے 8 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا احسن راجہ الحسینی صاحب اور مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا ارشد اقبال صاحب استاذ مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر، حضرت مولانا سلیم اللہ منہاج صاحب استاذ مدرسہ عثمان بن عفان شاہ لطیف اور حضرت عبدالرؤف شاکر صاحب استاذ مدرسہ بیت الحمد گلشن اقبال نے انجام دیئے۔ مولانا سیف اللہ ساجد اور حافظ حضرت علی نے نعت پیش کی۔ نقابت کے فرائض حافظ محمد بلال صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی شیریں شاہ صاحب تھے جامعہ انوار القرآن مصطفیٰ مسجد ریڑھی روڈ سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد خالد بن محمد انور نے پہلی، جامعہ انوار القرآن ہی سے درجہ رابعہ کے طالب علم رضوان اللہ بن نور قابل نے دوسری جبکہ

جامعہ ابی ہریرہ سے درجہ ثانیہ کے طالب علم حضرت عمر بن علی شاہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لانڈھی ٹاؤن کے ذمہ دار حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن میں بن قاسم ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ جامعہ بیت السلام، جامعہ محمد بن قاسم، مدرسہ عثمان بن عفان، جامعہ محمودیہ اشاعت القرآن، جامعہ باب الرحمت اور مدرسہ عبداللہ بن عباس کے 14 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی استاذ العلماء حضرت مولانا سرفراز صاحب صدر مدرس جامعہ باب الرحمٰن گلشن حدید تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا خالد محمود صاحب مدرس جامعہ صدیقیہ لیاقت آباد، مولانا طارق محمود صاحب مہتم مدرسہ گلشن عمر نشتر آباد بن قاسم اور مولانا مفتی سلمان صاحب مدرس جامعہ فاروقیہ کراچی نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں جناب محمد الطاف مصطفیٰ صاحب، مولانا عبدالحئی مطمئن صاحب، مولانا مفتی مبشر صاحب مدرس جامعہ باب الرحمٰن گلشن حدید، مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عبداللہ بن عباس بھینس کالونی اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد جنید صاحب نے سر انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب تھے۔ جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ اولیٰ کے طالب علم محمد اسامہ بن مولانا زرمحمد نے پہلی، جامعہ محمد بن قاسم گرین سٹی سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد شعیب بن جہانگیر شاہ نے دوسری جبکہ جامعہ بیت السلام لنک روڈ سے درجہ اولیٰ ہی کے طالب علم عویمر بن عبدالباسط نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بن قاسم ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا جنید صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

دارالعلوم یٰسین القرآن نارتھ کراچی میں نارتھ کراچی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ امام بخاری سلطان آباد، مدرسہ انوارالقرآن، مدرسہ خلفاء راشدین سلطان آباد، جامعہ ابی ذر غفاری، جامعہ یاسین القرآن، مدرسہ بیت العلوم، مدرسہ مناہل العلوم محمود گوٹھ، جامعہ عربیہ اسلامیہ، جامعہ احسن الدراسات، جامعہ مدنیہ اور جامعہ معارف الشرعیہ 11 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا نصیب مینگل صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا غلام سرور صاحب استاذ مدرسہ بطحاء، مولانا عمر فاروق راشد صاحب استاذ جامعۃ الرشید اور مولانا محمد صدیق بکر صاحب امام عائشہ مسجد نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد احمد صاحب، خالد شاہ صاحب ضلع وسطی کے ذمہ دار حافظ سید عرفان علی شاہ صاحب سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا سلمان صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان رئیس جامعہ مفتی نجم الحسن امروہی صاحب تھے۔ یاسین القرآن سے درجہ رابعہ کے فرید فیصل نے پہلی، جامعہ انوارالقرآن درجہ سابعہ سے عثمان بن ایوب نے دوسری جبکہ بیت العلوم سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد حامد بن شیر قیوم نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ کراچی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا سلمان صاحب، مولانا زبیر صاحب اور مولانا شاکر اللہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ میں نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ بطحاء، مدرسہ معاذ بن جبل، جامعہ مدنیہ، مدرسہ عربیہ معارف العلوم، جامعہ مدینۃ العلوم اور مدرسہ معہد العلوم الاسلامیہ کے 13 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا محبّ اللہ صاحب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا مفتی نصر اللہ صاحب جامعہ انوار القرآن، مولانا مفتی عرفان نذیر صاحب دارالعلوم یاسین القرآن اور مولانا مفتی محمود دانش صاحب جامعہ مدنیہ نیو کراچی نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مولانا شاکر اللہ صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب نے سر انجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ مفتی منیر احمد صاحب تھے مدرسہ معاذ بن جبل سے درجہ رابعہ کے طالب علم محمد مدثر ولد ہاشم خان نے پہلی، مدرسہ عربیہ معارف العلوم سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد برکت اللہ ولد ڈاکٹر محمد حنیف نے دوسری، جبکہ مدرسہ معاذ بن جبل سے درجہ ثالثہ کے طالب علم ریحان اللہ ولد حنیف اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات نارتھ ناظم آباد ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا ثناء اللہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ

انجام دیئے۔

جامعہ صدیقیہ گڈاپ میں گڈاپ ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ جامعۃ النور، جامعہ دارالمدینہ، مدرسہ فیض القرآن، جامعہ امام ابو یوسف جنجال گوٹھ، دارالعلوم امیر حمزہ گلشن معمار، جامعۃ الرشید احسن آباد، جامعہ مفتاح العلوم منگھوپیر، جامعہ معہد تعلیم القرآن نور محمد گوٹھ، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم منگھو پیر، مدرسہ معارف الشرعیہ سرجانی ٹاؤن، مدرسہ عربیہ نظامیہ سہراب گوٹھ، جامعہ ابوسعید خدری نور محمد گوٹھ، جامعہ صدیقیہ گڈاپ، معارف القرآن جمالی گوٹھ، جامعہ صدیقیہ نور خان گوٹھ، ادارہ معارف القرآن ایوب گوٹھ، مدرسہ اسلامیہ تعلیم الدین کے 22 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مولانا عبداللطیف طالقانی صاحب، مولانا عمر فاروق صاحب جامعہ فاروقیہ فیز 2 اور مفتی محمد نصر اللہ احمد پوری صاحب مدرسہ انوار القرآن نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض استاذ جامعۃ الرشید مولانا محمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب تھے جامعہ صدیقیہ گڈاپ سے دورۂ حدیث کے طالب علم فضل الرحمٰن بن محمد نواز نے پہلی، جامعہ اسلامیہ منبع العلوم سے درجہ خامسہ کے طالب علم عزیز اللہ بن رحیم اللہ نے دوسری جبکہ جامعہ امام ابو یوسف جنجال گوٹھ سے درجہ اولیٰ کے طالب علم محمد سلمان بن عبدالمالک نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گڈاپ ٹاؤن کے ذمہ دار قاری ظفر اقبال صاحب نے جامعہ صدیقیہ کے اساتذہ کرام کی معاونت سے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ دارالعلوم حنفیہ پونے پانچ چورنگی اورنگی میں اورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ جامعہ محمودیہ، جامع مسجد اقصی الواجد ٹاؤن، جامعہ فاروق اعظم، جامعہ اسلامیہ واحدیہ، جامعہ محمودیہ، جامعہ عبداللہ بن مسعود، جامعہ ریاض العلوم، جامعہ صدیق اکبر، دارالعلوم تعلیم الاسلام، جامعہ دارالعلوم حنفیہ اور دارالعلوم نعمان بن ثابت کے 17 طلبا کرام نے شرکت کی۔جس میں مہمان خصوصی مدیر جامعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی فیض اللہ آزاد صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مفتی عبدالسمیع صاحب خطیب جامع مسجد بنارس ٹاؤن، مفتی فیضان الرحمٰن کمال صاحب استاذ جامعہ خلفاء راشدین شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن، اور مولانا محمد وسیم صاحب امام وخطیب جامع مسجد قباء بدر چوک نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں قاری آصف معاویہ صاحب، حافظ حسان احمد حسانی صاحب، مولانا قاری محمد حبیب صاحب، مولانا سعید انور صاحب، مفتی عبداللہ صاحب، قاری سجاد احمد صاحب، مولانا عبدالرحمٰن صاحب، قاری محمد عبداللہ صاحب، مفتی سعداللہ صاحب، مولانا ذوالفقار صاحب اور مولانا ضیاء الرحمٰن صاحب سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا احمد شاہ صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان قاری فض الرحمٰن صاحب نائب مدیر جامعہ دارالعلوم حنفیہ تھے جامعہ عبداللہ بن مسعود سے درجہ ثالثہ کے طالب علم محمد سلطانی ملک بن سلیمانی ملک نے پہلی، جامعہ فاروق اعظم ایم پی آر کالونی سے درجہ اولیٰ کے طالب علم حفیظ اللہ بن جوہر خان نے دوسری جبکہ جامعہ ربانیہ قصبہ موڑ سے درجہ سادسہ کے طالب علم اکرام اللہ بن حفیظ اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات اورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد وسیم اور مولانا عثمان شاکر صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام گلشن عمر سہراب گوٹھ میں گلبرگ ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ انوار العلوم، جامعہ گلشن عمر، جامعۃ الابرار، مدرسہ نعمان بن ثابت، مدرسہ زکریا الخیریا، مدرسہ امام محمد اور مدرسہ قباء کے 14 طلبا کرام نے شرکت کی۔جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب تھے۔منصفین کے فرائض مفتی سلمان یاسین صاحب، مفتی ثناء الرحمٰن صاحب اور مولانا ولی اللہ سواتی صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد مغیث صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا محمد کامران کیانی صاحب تھے جامعہ گلشن عمر سے درجہ خامسہ کے طالب علم حسنین معاویہ نے پہلی گلشن عمر سے درجہ خامسہ ہی کے دوسرے طالب علم سمیع اللہ بن نصیب اللہ نے دوسری جبکہ جامعۃ الابرار سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد کامل احمد خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات گلبرگ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا محمد سہیل صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

مدرسہ عربیہ فرقانیہ جیل چورنگی میں جمشید

ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ عربیہ شہزادہ مسجد، جامعہ اسلامیہ درویشیہ، جامعہ بنوری ٹاؤن، مدرسہ معہد الخلیل الاسلامی، مدرسہ عربیہ فرقانیہ، جامعہ تعلیم القرآن والسنہ، جامعہ اسلامیہ طیبہ اور جامعۃ السعید کے 14 طلبا کرام نے شرکت کی۔جس میں مہمان خصوصی استاذ الحدیث جامعہ بنوری ٹاؤن حضرت مولانا مفتی محمد زیب صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مفتی عبدالقیوم دینپوری صاحب استاذالحدیث جامعہ مصباح العلوم،مولانا محمد سرفراز صاحب اور مولانا محمد شعیب صاحب استاذ مدرسہ غفوریہ نے انجام دیئے۔دیگرمہمانان گرامی میں مولانا زاہداللہ صاحب،ضلع شرقی کے نگران مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔نقابت کے فرائض مفتی محمد بلال صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ حضرت مولانا قاری عطاء اللہ صاحب تھے۔ مدرسہ عربیہ فرقانیہ سے درجہ سادسہ کے محمد ابرار بن خیر محمد نے پہلی، جامعہ بنوری ٹاؤن سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد یوشع بن اسد اقبال نے دوسری، جبکہ درجہ خامسہ کے طالب علم محمد طلال بن نسیم فاروق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات جمشید ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا بلال صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ صدیقیہ فیڈرل بی ایریا میں لیاقت آباد ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ دارالعلم رشیدیہ، جامعہ الٰہیہ، جامعہ اویس قرنی، جامعہ صدیقیہ، مدرسہ انوار القرآن، دارالافتاء والارشاد اور جامعہ امداد العلوم کے 9 طلبا کرام نے شرکت کی۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد عاطف صاحب، مولانا محمد یعقوب صاحب اور مولانا اظہر عالم صاحب نے انجام دیئے۔دیگر مہمانان گرامی میں مفتی کفایت اللہ صاحب،مفتی ثناء اللہ صاحب، مولانا محمد ایوب صاحب،مولانا محمد جاوید صاحب، قاری محمد مدنی صاحب، قاری محمد سلمان صاحب، مولانا محمد حنظلہ صاحب، مولانا محمد کامران صاحب، مولانا ولی الرحمٰن صاحب اور مولانا بصیراللہ صاحب سمیت علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا نوراللہ صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ حضرت مولانا ولی اللہ محمد حسنی صاحب تھے جامعہ الٰہیہ سے درجہ رابعہ کے طالب علم شجاع خان بن محمد سعید نے پہلی، جامعہ الٰہیہ ہی سے درجہ سابعہ کے محمد خالد بن نور محمد نے دوسری جبکہ جامعہ صدیقیہ سے درجہ سادسہ کے محمد عارض بن محمد صدیق نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات لیاقت آباد ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا خالد محمود صاحب اور قاری نور محمد صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی میں ملیر ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔جس میں مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر، جامعہ عثمان بن عفان ماڈل کالونی، جامعہ انوار العلوم شاد باغ اور جامعہ خاتم النبیین ماڈل کالونی کے 11 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا تاج گل صاحب امام وخطیب جامع مسجد خاتم النبیین تھے۔منصفین کے فرائض جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کے استاذ مفتی امان اللہ صاحب، جامعہ تراث الاسلام شاہ فیصل کے استاذ مفتی محمد ساجد صاحب اور اقراء روضۃ الاطفال گلشن برانچ کے ناظم مولانا محمد اشفاق صاحب نے انجام دیئے۔ نقابت کے فرائض مفتی تنویر احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ خاتم النبیین کے ناظم مولانا داؤد شاہ صاحب تھے مدرسہ عربیہ ملیر شاخ جامعہ بنوری ٹاؤن سے محمد دلاور بن محمد ریاض نے پہلی جامعہ خاتم النبیین سے محمد ثاقب بن سید امیر نے دوسری جبکہ جامعہ انوار العلوم شاد باغ سے ساجد امین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات ملیر ٹاؤن کے ذمہ دار مفتی تنویر احمد صاحب اور مولانا توفیق صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

مدرسہ رحمانیہ حضرت بلال کالونی کورنگی میں کورنگی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ رحمۃ اللعالمین، جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ انوار العلوم مہران ٹاؤن، مدرسہ معہد عثمان بن عفان، مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی اور مدرسہ تجوید القرآن کے 12 طلبا کرام نے شرکت کی۔جس میں مہمان خصوصی جامعہ رحمۃ للعلمین مہران ٹاؤن کے مہتمم حضرت مولانا عظمت اللہ صاحب تھے۔منصفین کے فرائض جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاذ مولانا عزیز احمد صاحب، دارالعلوم عثمانیہ بہار کالونی لیاری کے استاذ مفتی آصف اقبال صاحب اور مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر کے استاذ مفتی موسیٰ خان صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا اسلام حسین صاحب ، مولانا شفیع اللہ

صاحب، مولانا عطاء الرحمٰن صاحب، مولانا اثر زمان صاحب، مفتی عتیق الرحمٰن صاحب، مولانا حفظ الرحمٰن صاحب، قاری عبیدالرحمٰن صاحب، مولانا محمد کامران صاحب، مولانا محمد عظیم صاحب، حاجی سیفو رشاہ صاحب، حاجی وزیر صاحب، ماسٹر ساجد صاحب اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی کورنگی کے استاذ مولانا حبیب اللہ صاحب تھے۔ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد رئیس نے پہلی، مدرسہ معہد عثمان بن عفان سے درجہ سادسہ کے طالب علم محمد فیصل نے دوسری جبکہ مدرسہ رحمانیہ بلال کالونی سے درجہ رابعہ کے طالب علم وحیداللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات کورنگی ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا سلام اللہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ عربیہ تعلیم القرآن سیکٹر 8 میں بلدیہ ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں مدرسہ جامعہ عمر مکہ مسجد، جامعہ احیاء العلوم، جامعہ اسلامیہ خیرالعلوم، دارالعلوم صفہ، مدرسہ عربیہ شمس العلوم، مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ، جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ، جامعہ حقانیہ بلال مسجد، جامعہ عربیہ تعلیم القرآن اور جامعہ ابوہریرہ کے 11 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی جامعہ تعلیم القرآن کے مہتمم حضرت مولانا طالوت صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض جامعہ فاطمۃ الزہرہ للبنات کے مدیر مولانا پروفیسر عبدالودود صاحب، جامع مسجد بیت الغفور رشید آباد کے امام مولانا عنایت اللہ عادل صاحب اور جامعہ فاروقیہ فیز 2 کے استاذ مفتی محمد زبیر صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا عبدالستار صاحب، مولانا شیر کریم صاحب، جناب صابر بھائی، جناب سید محمد شاہ صاحب، مولانا شاہ حسین صاحب، مولانا تاج محمد صاحب اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ پروگرام کے میزبان جامعہ کے نائب مدیر حضرت مولانا عبیداللہ صاحب تھے جامعہ خیر العلوم اتحاد ٹاؤن سے درجہ رابعہ کے محمد شاہ زیب نے پہلی، جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم سے درجہ سابعہ کے غلام فاروق نے دوسری جبکہ جامعہ عمر مکہ مسجد سے درجہ رابعہ کے طالب علم اسراراللہ ولد ولی اللہ نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات بلدیہ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا سلیم اللہ بلیدی صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ اشرفیہ امدادیہ (عائشہ مسجد) میٹروول میں سائٹ ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جہاں جامعہ بنوریہ عالمیہ، جامعہ مخزن العلوم بنارس، جامعہ معہد القرآن، جامعہ صدیقیہ بنارس، جامعہ اشرفیہ امدادیہ، جامعہ مظاہر العلوم، جامعہ حقانیہ، جامعہ تعلیم القرآن ہارن آباد اور جامعہ خلفاء راشدین کے 15 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی استاذ العلماء حضرت مولانا شیخ عزیز الرحمٰن صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا عبدالحق صاحب، مولانا مجاہد صاحب اور مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا یوسف صاحب، مولانا ابوبکر صاحب، مولانا نثار صاحب، مولانا اشفاق صاحب، مولانا رضوان صاحب اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض جامعہ کے طلبا رفیع اللہ اور نعیم اللہ شاکر نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مولانا عبیدالرحمٰن صاحب اور مولانا محمد صاحب تھے۔ مدرسہ اشرفیہ سے درجہ ثالثہ کے عثمان معاویہ نے پہلی جبکہ مدرسہ اشرفیہ ہی کے درجہ ثالثہ کے طالب علم عبیدالرحمٰن نے دوسری اور جامعہ مخزن العلوم بنارس سے دورۂ حدیث کے طالب علم شوکت خان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ پروگرام کے تمام تر انتظامات سائٹ ٹاؤن کے ذمہ دار مولانا مشتاق احمد شاہ صاحب نے اپنی ٹیم کے ہمراہ انجام دیئے۔

جامعہ قرطبہ شیریں جناح کالونی کیماڑی میں کیماڑی ٹاؤن کے مدارس کے طلبا کے درمیان تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں 8 طلبا کرام نے شرکت کی۔ جس میں مہمان خصوصی مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب تھے۔ منصفین کے فرائض مولانا محمد فاروق الکندی صاحب، مولانا گل نائف صاحب، مولانا مطیع اللہ صاحب نے انجام دیئے۔ دیگر مہمانان گرامی میں مولانا محمد عارف صاحب، مولانا حضرت حسین صاحب، مولانا محمد آصف صاحب اور علاقہ بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء کرام بھی پروگرام میں شریک رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا حامد صاحب نے سرانجام دیئے۔ پروگرام کے میزبان مدیر جامعہ مولانا الطاف الرحمٰن عباسی صاحب تھے۔ جامعہ قرطبہ سے درجہ رابعہ کے محمد معاویہ نے پہلی، درجہ اولیٰ کے محمد سلیمان نے دوسری جبکہ جامعہ عثمانیہ سے درجہ خامسہ کے طالب علم صدام حسین نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

(جاری ہے)

غرور و تکبر کے نقصانات

انسانی کردار کی تشکیل میں تواضع کو بڑا دخل ہے، کیونکہ جب تک انسان اپنے اندر عاجزی پیدا نہیں کرتا، اس وقت تک وہ نہ دوسروں کو سکون پہنچا سکتا ہے، اور نہ خود کو ایک حلیم و بردبار شخص بنا سکتا ہے، جو لوگ تواضع اختیار کرتے ہیں، دوسروں کے ساتھ عاجزی و انکساری سے پیش آتے ہیں، ان سے لوگ خوش و مطمئن رہتے ہیں اور اس کے فیض محسوس کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ اس انسانی وصف سے منہ موڑ کر تکبر اور گھمنڈ کی راہ اختیار کرتے ہیں، وہ خلق خدا کے لئے زحمت کا باعث بنے رہتے ہیں، ایسے افراد کے قلوب سخت ہو جاتے ہیں، ان کے دلوں میں جبر و تشدد اور بربریت اپنی جگہ بنالیتی ہے، اگر ایسے لوگوں کو طاقت حاصل ہو جاتی ہے تو وہ اس کا بے جا استعمال کرتے ہیں، اپنی قوت کے نشہ میں دھت رہتے ہیں، اتراتے پھرتے ہیں، سیدھے سادے وشریف لوگوں کو دباتے ستاتے ہیں، دوسروں کے حقوق پر ناجائز قبضے جماتے ہیں، کبھی کبھی اللہ کے کمزور بندوں کے مال بھی ہڑپ کر جاتے ہیں اور اگر ان کو کوئی منصب، حکومت یا بادشاہت مل جاتی ہے تو وہ انسانوں سے تو کیا، اللہ تعالیٰ کے قانون سے ٹکرانے پر کمربستہ نظر آتے ہیں، دوسری حکومتوں و سلطنتوں پر اپنا تسلط جمانے کے لئے بے دریغ قتل عام کرتے ہیں اور تباہی مچاتے ہیں، اگر ان کو دولت حاصل ہو جاتی ہے تو سینہ فخر سے پھیلائے پھرتے ہیں اور پیشانی پر بل ڈال کر بات کرتے ہیں، اگر کوئی سائل یا ضرورت مند ان کے پاس آ جاتا ہے تو اسے جھڑک دیتے ہیں اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ سائل کے جھڑکنے پر خالق دو جہاں کتنا ناراض ہوتا ہے، غور کیجئے کہ تکبر کتنی بُری شے ہے اور اس سے معاشرہ میں کتنا بڑا افساد برپا ہوتا ہے۔

مولانا اسرار الحق قاسمی

انسان کو تباہ کن اشیاء سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام نے تواضع کی تعلیم دی اور اسے بہترین عمل بتایا، عاجزی اختیار کرنے کے لئے سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انسان کے دل سے تکبر و نخوت کو نکال پھینکنے کے لئے انتہائی موثر تعلیمات پیش کیں اور بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا کہ اس سے بنی نوع انسان کو کتنا بڑا نقصان پہنچتا ہے، پیغمبر اسلام ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس کے دل میں ذرہ برابر غرور ہوگا، وہ جنت میں نہ جائے گا، ایک شخص نے کہا آدمی چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اور اس کے جوتے اچھے ہوں، کیا یہ تکبر ہے؟ فرمایا: نہیں، اللہ صاحب جمال ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔'' (مسلم)

غرور و تکبر کا سب سے بڑا نقصان تو یہی ہے کہ ایسا شخص جنت میں نہ جائے گا جب کہ انسان کی منزل جنت ہے، دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے جو کسی بھی طرح گزر جائے گی، اصل زندگی تو آخرت کی ہے وہاں انسان کو موت نہ آئے گی، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا، اگر اسے جنت نصیب ہوگئی تو وہ بڑے مزے کے ساتھ اس میں رہے گا، کسی چیز کی اس کے لئے کمی نہ ہوگی، جس چیز کی خواہش کرے وہ اسے دستیاب ہوگی اور جو شخص جنت سے محروم رہے گا، اس کو ناکامی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہ لگے گا، جہنم میں داخل کئے جانے والے کو سخت قسم کے عذاب میں مبتلا رہنا ہوگا، جہاں پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی ہوگا، خون اور پیپ ہوگی، کھانے کے لئے بڑے اور چبھتے ہوئے کانٹے ہوں گے، دہکتی ہوئی آگ ہوگی، یقیناً اس سے بڑی ناکامی اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

غرور و تکبر کتنی خطرناک چیز ہے، اس کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا تو اس نے تکبر سے کام لیا اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہوئے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے منع کر دیا۔

قرآن حکیم میں اس کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے:

''اس نے کہنا نہ مانا اور غرور کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔'' (البقرہ:۳۴)

جب کہ ابلیس اللہ کی عبادت کرنے والوں میں سے تھا اور اسے بڑا مقام حاصل تھا، اس سے معلوم ہوا کہ تکبر چاہے کوئی بھی کرے، اللہ کو پسند

نہیں، چاہے تکبر کرنے والا ظالم وسرکش بادشاہ ہو یا اس کی عبادت کرنے والا ہو‘اس واقعہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ تکبر ایسی لعنت ہے جو بہترین اعمال پر غالب آ جاتی ہے‘ تاریخ گواہ ہے کہ جب جب انسان نے غرور سے کام لیا‘ اللہ تعالیٰ نے اس کا غرور خاک میں ملادیا۔ فرعون‘ جو اپنے زمانہ کا بڑا سرکش اور ظالم بادشاہ تھا‘ اللہ تعالیٰ نے حق کی دعوت کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس کے پاس بھیجا مگر اس نے ایک نہ مانی‘ نتیجہ یہ کہ اسے اور اس کے لشکر کو دریائے نیل میں غرق کردیا گیا اور اس کی لاش کو قیامت تک ان لوگوں کے لئے تازیانہ عبرت بنا دیا گیا جو اللہ کے خلاف علم بغاوت بلند کرتے ہیں اور اپنے اوپر گھمنڈ کرتے ہیں‘ ایسا ہی بھیانک انجام نمرود کا بھی ہوا‘ جس کے تکبر کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو خدا سمجھتا تھا‘ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسے حق کی دعوت دی‘ لیکن اس نے بھی اسے قبول نہ کیا اور مقابلہ آرائی پر کمر بستہ ہوا‘ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے ذلت سے ہلاک کردیا اور لوگوں کو اس کے بھیانک انجام سے عبرت کا سامان فراہم کردیا کہ جو کوئی بھی اللہ کے مقابلہ کی جرأت کرے گا اور اپنی طاقت پر متکبر ہوگا‘ اس کا انجام بھیانک ہوگا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی کے ساتھ تکبر کرنے سے منع کیا:

’’زمین میں اتراتا ہوا مت چل‘ نہ تو تو زمین کو پھاڑ سکتا ہے اور نہ پہاڑوں کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔‘‘ (بنی اسرائیل:۳۶)

اترا کر چلنا‘ سینہ پھیلانا‘ پیشانی پر بل ڈال کر بات کرنا‘ سخت لہجہ میں گفتگو کرنا‘ کمزور و ناتواں لوگوں کو حقیر سمجھنا‘ سائلوں کو جھڑکنا تکبر ہے۔

تکبر سے بچنے کے لئے شاندار حکمت عملی اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ زندگی کے ہر موڑ پر تواضع سے کام لیا جائے‘ اگر آدمی کسی سے بات کرے تو نرمی سے بات کرے‘ چہرہ پر شکن نہ ڈالے حقارت سے نہ دیکھے‘ کڑک دار اور سخت بات نہ کہے‘ اگر کسی کے ساتھ نرمی سے پیش آئے تو عاجزی کا یہ عمل اسے دنیا و آخرت دونوں جہان میں کامیابی سے ہمکنار کردے گا۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ تکبر کے اس قدر ناپسندیدہ ہونے کے باوجود خلق خدا اس لعنت میں گرفتار ہے‘ کسی کو ذرا سی طاقت حاصل ہوتی ہے تو وہ آپے سے باہر ہو جاتا ہے‘ کسی کو دولت مل جاتی ہے تو وہ اتراتا پھرتا ہے‘ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور دوسروں کو حقیر جاننے لگتا ہے‘ ایسے ہی اگر اللہ تعالیٰ کسی کو علم کی دولت سے مالا مال کردیتے ہیں تو وہ بجائے شکر بجالانے کے اپنے علم پر نازاں ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ لوگوں پر دھاک جماتا ہے‘ یہی حال صاحب جمال افراد کا بھی ہے کہ وہ اپنے حسن کا مظاہرہ کرتے پھرتے ہیں اور دوسروں میں عیب نکالتے ہیں۔

بدقسمتی سے تکبر کی یہ بیماری کیا مسلم اور کیا غیر مسلم سب ہی میں بکثرت پائی جاتی ہے‘ عاجزی کے فقدان اور تکبر کے تصور سے معاشرہ مختلف مسائل سے دوچار ہے اور بدخلقی واخلاقی گراوٹ کا شکار ہے‘ معاشرہ کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ ہر فرد اپنے اندر سے تکبر کے بھوت کو نکال کر پھینک دے اور عاجزی و انکساری پیدا کرے‘ معاشرہ کا ہر فرد غور وفکر کرے کہ سب کچھ دیا ہوا اللہ کا ہی ہے‘ وہی عزت دینے والا ہے اور وہی ذلت دینے والا ہے‘ انسان کا اپنا کچھ نہیں ہے‘ پھر اسے کیا حق ہے کہ وہ اللہ کی دی ہوئی کسی بھی چیز پر غرور کرے اور اس کے ذریعہ اللہ ہی کی مخلوق کو حقیر و ذلیل سمجھے‘ یہ سوچ و بچار لازمی طور سے انسان کے دماغ پر اثر چھوڑے گا‘ اللہ کے آگے پوری دلجمعی کے ساتھ سجدہ ریز ہونا‘ اس کے آگے اپنے آپ کو مجبور محض سمجھنا اور زیادہ سے زیادہ سچے دل کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا انسان کے اندر عاجزی پیدا کردیتا ہے۔ مولائے کریم تمام مسلمانوں میں عاجزی وتواضع پیدا فرمائے اور تکبر ونخوت سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔☆☆

اظہار تعزیت

کراچی..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ ضلع وسطی کے ذمہ دار مفتی ریاض احمد خان کے والد ممتاز احمد خان بقضائے الٰہی شب جمعہ ۲۰ر دسمبر کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا نماز جنازہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد گلشن عثمان میں ان کے صاحبزادے مفتی ریاض احمد نے پڑھایا۔ جنازہ میں علماء کرام، طلبا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم محمد انور رانا، سیّد انوار الحسن کے علاوہ مفتی عبدالمتین، مولانا محمد شعیب کمال، حافظ سیّد عرفان علی، مفتی نصیر، مفتی خرم رئیس، مفتی سعید، مولانا جاوید جعفرانی، مولانا محمود الرحمٰن، مولانا اشرف سمیت ہزاروں لوگوں اور محبین نے شرکت کی۔ بعدازاں مرحوم کی تدفین محمد شاہ قبرستان میں کی گئی۔ تعزیت کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا پُر اثر بیان ہوا اور حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کرائی۔ مرحوم کے پسماندگان میں ایک بیوہ، چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ اللہ رب العزت ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کی کامل مغفرت فرمائے۔ آمین۔

فاتح قادیان

حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کوٹلی بیرے خان شکر گڑھ ضلع سیال کوٹ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم اسکول میں حاصل کی پھر کالج میں داخلہ لیا اور ایف.اے تک تعلیم حاصل کی۔ قدرت نے غضب کا حافظہ دیا تھا۔ بلاء کے حاضر جواب تھے۔ علاقہ کے اہل نظر نے آپ کو مشورہ دیا اور آپ نے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گوجرانوالہ میں دینی تعلیم شروع کردی۔ سکول و کالج کی تعلیم کے باعث عمر کافی ہوگئی تھی۔ حضرت مولانا محمد چراغ رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر نصاب تجویز کر کے چند سالوں میں تمام دینی تعلیم مکمل کرادی اور ساتھ ہی ردقادیانیت پر بھرپور تیاری کرا دی۔ حضرت مولانا نے تعلیم سے فراغت پاتے ہی ردقادیانیت کا کام شروع کر دیا تھا جو زندگی کے آخری لمحہ تک جاری رہا۔ قادیان میں محاذ ختم نبوت کے انچارج رہے۔ تا آنکہ ملک تقسیم ہوا۔ مرزا محمود کے قادیان سے فرار کے بعد قادیان کو چھوڑ کر پاکستان تشریف لائے۔ پاکستان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رکن اور سب سے پہلے مبلغ تھے۔ قادیان میں قیام کے دوران مرزائیوں کو ناکوں چنے چبوائے۔ اس طرح اکابرین امت کی طرف سے ''فاتح قادیان'' کا لقب حاصل کیا۔

(ربوہ) چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے مسلم کالونی میں پلاٹ حاصل ہوا تو آپ خبر سنتے ہی ملتان سے ربوہ منتقل ہونے کے لئے آمادہ ہوگئے۔ کھانا چھوڑ دیا۔ چنے چبانے شروع کر دیئے۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کے پوچھنے پر جواب دیا کہ میں ریہرسل کر رہا تھا کہ اگر ربوہ میں روٹی نہ ملے تو آیا چنے چبانے کے لائق دانت ہیں یا نہیں؟ اس

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

جذبہ وایثار سے آپ مسلم کالونی ربوہ تشریف لائے۔ گرم سرد، دکھ سکھ، عسر و یسر میں ربوہ کے اس محاذ کو آخری وقت تک سنبھالے رکھا۔ امت محمدیہ کی طرف سے واحد شخص ہیں جنہوں نے قادیان سے لے کر ربوہ تک مرزائیت کا تعاقب ان کے گھر تک پہنچ کر کیا۔

آپ انتہائی سادہ اور منکسر المزاج تھے۔ قادیان اور ربوہ میں قیام کے دوران آپ سے گفتگو کے لئے جو بھی قادیانی آتا منہ کی کھاتا۔ کچھ عرصہ بعد خلافت ربوہ کو اعلان کرنا پڑا کہ اس ''بابا'' کے پاس نہ جایا کرو۔ گفتگو میں دشمن کو گھیرے میں لے کر بند کرنا آپ کا وہ امتیاز تھا جس کی اس زمانہ میں مثال ملنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ایک دفعہ ایک مرزائی مناظر نے کہا کہ مولانا آپ نے قادیان چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مرزا بشیر الدین کے فرار کے بعد۔ مرزائی نے کہا کہ نہیں اس وقت بھی قادیان میں ہمارے (۳۱۳) افراد موجود ہیں۔ مولانا نے فرمایا میں نے تو سنا ہے کہ ان کی تعداد (۴۲۰) ہے۔ یہ سنتے ہی مرزائی نے غصہ سے لال پیلا ہو کر کہا۔ ہم آپ کے دیوبند پر پیشاب بھی نہیں کرتے۔ مولانا نے بڑے دھیمے انداز میں جواب دیا کہ میں تو جتنا عرصہ قادیان میں رہا کبھی بھی پیشاب کو نہیں روکا۔ اس پر مرزائی اول فول بکتا ہوا یہ جا وہ جا۔ ایک دفعہ مرزائیوں نے مناظرہ میں شرط رکھ دی کہ مناظر مولوی فاضل ہوگا۔ مولانا مناظرہ کے لئے تشریف لے گئے تو مرزائی مناظر نے مولوی فاضل کی سند مانگی۔ مولانا نے فرمایا۔ افسوس کہ آج ہم سے وہ لوگ سند مانگتے ہیں جن کا نبی مختاری کے امتحان میں فیل ہوگیا تھا۔ مولانا نے کچھ اس انداز سے اسے بیان کیا کہ مرزائی مناظر مناظرہ کئے بغیر بھاگ گیا۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے جو کارہائے نمایاں و گرانقدر خدمات سر انجام دیں۔ اس کا اندازہ منیر انکوائری رپورٹ سے ملتا ہے۔ کہ جہاں کہیں مسٹر جسٹس منیر آپ کی کسی تقریر کا حوالہ دیتا ہے جل بھن کر دیتا ہے۔ گویا مولانا کے طرز عمل نے مرزائیت و مرزائی نواز طبقہ کے خواب و خور حرام کر دیئے تھے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ملتان دفتر سے حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ اور جناب سائیں محمد حیات

ؒ کے ساتھ گرفتار ہو کر سینٹرل جیل گئے۔ وہاں پر اکابر و اصاغر کے ساتھ بڑی بہادری سے جیل کاٹی۔ جیل میں بی کلاس کی سہولت حاصل ہوگئی تو مزاحاً حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ سے فرماتے تھے کہ حضرت دیکھ لیں جو یہاں مل رہا ہے۔ دفتر جا کر وہی دینا ہوگا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ فرماتے کہ مولانا محمد حیاتؒ جو کھانا ہے یہیں کھا لو۔ دفتر میں تو وہی دال روٹی ملے گی۔ جیل کی سزا کاٹنے کے اتنے بہادر تھے کہ وہاں جا کر گویا باہر کی دنیا کو بالکل بھول جایا کرتے تھے۔ اتنا بہادر انسان کہ اس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔

ملتان جیل میں ایک دفعہ درویش منش ایک قیدی نے چنے منگوائے اور عصر کے بعد نمازیوں کے سامنے چادر پر بچھا کر پڑھوانے شرو ع کر دیئے۔ مولانا محمد حیاتؒ نے پوچھا تو جواب ملا اس لئے تا کہ مصیبت کم ہو۔ آپ نے فرمایا۔ آپ پڑھیں میں تو نہیں پڑھتا۔ جو لکھا ہے وہی ہوگا۔ جتنے دن جیل میں رہنا ہے بہر حال رہیں گے۔ رہے اور بڑی بہادری سے رہے۔ ملتان سے لاہور بورسٹل و سنٹرل جیل میں منتقل ہوئے۔ دس ماہ بعد رہا ہوئے۔ رہا ہوتے ہی پھر مرزائیت کی تردید میں جت گئے۔ غرضیکہ دھن کے پکے تھے۔

مطالعہ کتب کا اتنا شوق تھا کہ فرائض و سنن کے علاوہ باقی تمام تر وقت مطالعہ میں گزرتا۔ وظائف و نوافل کے زیادہ خوگر نہ تھے۔ وہ تسبیح و دانہ کے آدمی نہ تھے۔ کتابوں کے رسیا تھے۔ آخری عمر میں کمزوری و ناتوانی و ضعف بصر کے باوصف بھی یومیہ کئی سو صفحات تک مطالعہ کر جاتے تھے۔ ان کے سرہانے کتاب ضرور ہوتی تھی۔ خواب سے بیدار ہوئے مطالعہ میں لگ گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حوالہ جات ازبر تھے۔ آپ کو قدرت نے بلا کا حافظہ دیا تھا۔ حافظہ و مطالعہ تقویٰ و اخلاص، جذبہ ایثار، جادو بیانی جیسی صفات و خوبیاں حضرت مولانا میں ایسی تھیں جن کا دشمن بھی اعتراف کرتے تھے۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ دیگر اکابر کی طرح آپ کے بڑے قدر دان تھے۔ حضرت مولانا محمد حیاتؒ کی طبیعت میں سخت گیری تھی۔ اپنے مزاج و دھن اور رائے کے پکے تھے۔ بنیادی طور پر مناظر تھے اور مناظر اپنی رائے جلدی سے تبدیل نہیں کرتا۔ اس لئے حضرت مولانا محمد حیاتؒ کبھی کبھار گفتگو و اختلاف رائے میں حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ سے شدت اختلاف بھی اختیار کر جاتے تھے۔ ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں ’’مجلس کو کیا کرنا چاہئے‘‘ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی رائے تھی کہ ہم لوگ غیر سیاسی ہیں۔ اپنی پالیسی پر کاربند رہیں جس جماعت کو اسلام کا زیادہ خادم سمجھیں ان کو ووٹ دیں جبکہ حضرت مولانا محمد حیاتؒ کی رائے تھی کہ اگر ہماری معاونت سے کچھ علماء اسمبلی میں چلے گئے تو ہمارے مسئلہ کو حل کرانے میں معاون ثابت ہوں گے۔ پالیسی کے لحاظ سے حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی رائے وزنی تھی۔ جبکہ مسئلہ کو حل کرانے کے نقطہ نظر سے حضرت مولانا محمد حیاتؒ کو اپنی رائے پر اصرار تھا۔ دونوں حضرات نے ایک میٹنگ میں اس پر گھنٹوں دلائل دیئے۔ ظہر کے وقت اجلاس کا وقفہ ہوا تو وہی محبت و اخلاص۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے چائے پیالی میں ڈال کر پیش کی۔ حضرت مولانا محمد حیاتؒ مسکرا اٹھے۔ اللہ رب العزت ان تمام حضرات پر اپنا کرم فرمائیں کہ اخلاص کے پیکر تھے۔

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اسی میٹنگ میں فرمایا کہ مارشل لاء حکومت نے ایک دفعہ کے تحت الیکشن میں مذہبی بنیادوں پر کسی کی مخالفت کو جرم قرار دیا ہے۔ اگر مرزائی کھڑے ہوئے ہم تو ان کا نام لے کر ان کے مرزائی ہونے کے باعث ان کی مخالفت کریں گے تو اس دفعہ کی خلاف ورزی لازم آئے گی۔ گرفتاریاں ہوں گی تو جو حضرات گرفتاریوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیں اپنے نام لکھوا دیں۔ اب تمام مبلغین احترام میں خاموش کہ پہلے بزرگ نام لکھوائیں تو پھر ہم سب حاضر ہیں۔ چھوٹے پہلے بولیں تو کہیں سوئے ادبی نہ ہو۔ ورنہ ظاہر ہے کہ مشن کے لئے سب ہی گرفتار ہونے کو تیار تھے۔ اتنے میں مولانا محمد حیاتؒ بولے کہ مولانا محمد علیؒ بھائی جان! دیکھیں جب شاہ جیؒ ہمیں گرفتاری کے لئے فرماتے تھے تو پہلے اپنا نام لکھواتے تھے۔ آپ پہلے اپنا نام لکھوائیں۔ پھر ہم سب کا لکھ لیں۔ ہم سب تیار ہیں۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ بہت اچھا فرما کر مسکرائے اور مولانا محمد شریف جالندھریؒ کو حکم دیا کہ میرے نام سمیت سب حاضرین کے درجہ بدرجہ نام لکھ لو۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ راوی ہیں کہ تقسیم کے وقت مرزا محمود نے ایک دن قادیان میں اعلان کرایا کہ آج میں بلدیو سنگھ وزیر دفاع انڈیا سے مل آیا ہوں۔ وہ ہیلی کاپٹر پر قادیان کا

معائنہ کریں گے۔ قادیان کے لوگ دروازے بند کرکے گھروں میں بیٹھے رہیں۔ تاکہ وہ اوپر سے دیکھ سکیں کہ واقعی لوگ تنگ ہیں۔ دشمن کے حملوں کا سخت خطرہ ہے۔ اس لئے گھروں میں نظر بند ہیں۔ تمام قادیانی گھروں میں نظر بند ہوگئے۔ مرزا محمود برقع پہن کر خفیہ طور پر قادیان سے لاہور آ گیا جب مرزائیوں کو پتہ چلا تو سخت سٹپٹائے اپنی قیادت پر کہ وہ بڑی بزدل و کمینی نکلی۔ مگر کیا کرتے مجبور تھے۔ دوسرے قادیانی افسروں نے کچھ دنوں بعد قادیان میں فوجی ٹرک بھجوائے کہ لوگوں کو وہاں سے نکالا جائے۔ ٹرک لوڈ ہو رہے تھے۔ مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ وہاں قادیان میں موجود تھے۔ مرزائیوں نے کہا کہ ٹرک میں جگہ ہے آپ آ جائیں۔ آپ نے فرمایا آپ چلیں میرا انتظام ہے۔ جب تمام قادیان کے مرزائی قادیان چھوڑ کر لاہور آ گئے تو تب کہیں جا کر قریب کے کسی گاؤں کے کارکن غلام فرید کو آپ نے پیغام بھجوایا۔ وہ ایک بیل گاڑی لایا۔ اس پر کتابیں لادیں اور سفر کرکے کئی دنوں بعد لاہور دفتر میں آ گئے۔ آپ کے عزیز و اقارب خیر پور میرس سندھ میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان کی اطلاع پا کر آپ وہاں چلے گئے اور وہاں جا کر زراعت کا کام شروع کر دیا۔

ایک دن حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو کسی کا خط ملا کہ آپ لوگ تقسیم سے قبل رد قادیانیت کا کام کرتے تھے۔ قادیانیت آپ کے احتساب سے سہمی ہوئی تھی۔ آپ لوگوں نے توجہ کم کر دی۔ مرزائی دن رات اپنی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ سرکاری عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہی حال رہا تو پاکستان پر یہ لوگ چھا جائیں گے۔ حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ خط پڑھا تو تڑپ گئے۔ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر فرمایا کہ سندھ سے مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کو ملتان بلوائیں۔ مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی آمادہ نہ ہوتے تھے۔ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو ایک ملازم رکھ دیا جوان کے ساتھ کھیتی باڑی کے کام میں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کی نیابت کرتا تھا اور یوں مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ ملتان آ گئے۔ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ سے ملے دوسرے دن ہی کچہری روڈ ملتان ایک دکان کا چوبارہ کرایہ پر لیا اور کام شروع کر دیا۔ پہلی کلاس میں یہ علماء شامل تھے۔

مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ، مولانا قائم الدین علی پوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا غلام محمد علی پوری رحمۃ اللہ علیہ قاضی عبداللطیف اختر شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد عبداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا محمد یار رحمۃ اللہ علیہ (چیچہ وطنی) ان حضرات نے رد مرزائیت کا کورس مکمل کیا۔ کورس کے مکمل کرتے ہی ان حضرات کو اس ترتیب سے جماعت کا مبلغ مقرر کیا گیا۔

مولانا عبدالرحیم اشعر رحمۃ اللہ علیہ (فیصل آباد)، مولانا محمد لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ (ننکانہ صاحب)، مولانا نایار محمد رحمۃ اللہ علیہ (چنیوٹ)، قاضی عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ (چیچہ وطنی)، مولانا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ (ملتان)، مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (سندھ)۔ ان حضرات نے کام شروع کیا اور تقسیم کے بعد جماعت کے یہ حضرات پہلے مبلغین قرار پائے۔ یوں عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار یہ کارواں ختم نبوت اپنی منزل کی طرف پھر رواں دواں ہوگیا۔

حضرت مولانا کے شاگردوں کی اندرون و بیرون ملک تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ متذکرہ بالا حضرات کے علاوہ چند معروف مبلغین کے نام یہ ہیں۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا منظور احمد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ (لندن)، حضرت مولانا عبدالمجید (فجی آئی لینڈ)، حضرت مولانا غلام محمد علی پوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ، مولانا ڈاکٹر عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ (شکر گڑھ)، حضرت مولانا مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ (پسرور)، حضرت مولانا محمد حنیف رحمۃ اللہ علیہ (گوجرانوالہ)، حضرت مولانا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی عطاء الرحمٰن بہاولپوری، حضرت مولانا عبداللہ لودھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالرؤف جتوئی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا نذیر احمد بلوچ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا بشیر احمد خاکی رحمۃ اللہ علیہ (شورکوٹ) علاوہ ازیں عالم اسلام کے ممتاز اسکالر حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الاشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے قادیانیت نامی شہرہ آفاق کتاب ترتیب دی تو تمام حوالہ جات مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ نے مہیا کئے۔ انہوں نے کتاب کے عربی ایڈیشن میں آپ کو چلتا پھرتا کتب خانہ قرار دیا۔

حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ ارادے کے پکے اور اعصاب کے مضبوط انسان تھے۔ بڑے سے بڑے سانحہ کو وہ بڑی بہادری و جرأت سے برداشت کر جاتے تھے۔ لیکن جب مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو اس وقت ملتان میں نہ تھے۔ تبلیغ کے لئے سرگودھا کے سفر پر تھے۔ فون پر اطلاع دی گئی۔ پوری رات سفر کرکے علی

صبح دفتر پہنچے۔ دفتر کے صحن میں مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ رکھا تھا۔ دیکھتے ہی دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ اتنے روئے کہ کہ انتہا کردی۔ صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھے۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ وہ مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر اپنی جان گنوا بیٹھیں گے۔ زاروقطار رو رہے تھے اور بار بار کہتے کہ میں بہت نکما ہوں (یہ ان کی کسر نفسی تھی۔ ورنہ وہ تو بہت ہی کام کے آدمی تھے) ہم لوگ دفتر میں بیٹھے رہتے۔ یہ شخص (مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ) جفاکش و بہادر انسان تھا۔ دن رات ایک کرکے جان جوکھوں میں ڈال کر دفتر بنایا۔ فنڈ قائم کیا۔ اپنے کلیجہ کو دھیمی آگ پر اپنے ہاتھوں بھون بھون کر ہمیں کھلایا۔ اب ان جیسا بہادر و محنتی دوست و رہنما ہمیں کہاں سے میسر آئے گا۔ ہماری تیز و ترش باتیں سن کر خوش دلی سے نہ صرف ہماری بلکہ پوری جماعت کی خدمت کی۔ ہائے اب مجھے محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کہاں سے ملے گا جو میری سن کر برداشت کرے گا۔ زاروزار رو کر دکھے دل سے ایسا خراج تحسین پیش کیا کہ اس وقت دفتر میں موجود تمام ساتھیوں کے دل ہاتھ سے چھوٹ گئے۔ دفتر میں کہرام مچ گیا۔ اس وقت دونوں بزرگ دنیا میں موجود نہیں۔ مگر ان کی باہمی وفاؤں کی یادوں سے ہمارے دل معمور ہیں۔ اللہ رب العزت ان سب کی قبروں پر اپنی رحمت فرمائے۔

حضرت مولانا شعبان کے آخری دنوں میں معمولی بیمار ہوئے۔ ربوہ چنیوٹ سے لاہور گئے۔ وہاں سے اپنے گاؤں کوٹلی بیرے خان تحصیل شکر گڑھ تشریف لے گئے۔ کچھ عرصہ معمولی بیمار رہ کر ۲۸؍رمضان شریف ۱۴۰۰ھ، مطابق ۱۱؍ اگست ۱۹۸۰ء میں اللہ رب العزت کو پیارے ہوگئے۔ **عاش غریبا ومات غریباً !** کا صحیح مصداق تھے۔ اس دنیا میں فقر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے وارث و علمبردار تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے گاؤں تعزیت کے لئے جانا ہوا۔ قبرستان میں گئے۔ ان کی قبر کو خودرو بوٹیوں وجھاڑیوں نے ڈھانپ رکھا تھا۔ ایسے محسوس ہوا جیسے منوں مٹی کے نیچے ان کی میت کو رحمت پروردگار نے ڈھانپ رکھا ہو۔ اللہ رب العزت ان کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ آمین! (لولاک ربیع الاوّل ۱۴۱۸ھ)

حضرت مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ہمارے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ذیل کا تعزیتی مضمون ماہنامہ ’’بیّنات‘‘ کراچی میں تحریر فرمایا:

’’۲۸؍رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ، ۱۱؍اگست ۱۹۸۰ء کو مناظر اسلام حضرت الاستاذ مولانا محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ (فاتح قادیان) واصل بحق ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

مولانا مرحوم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قافلہ حریت کے رکن رکین تھے۔ جس نے انگریزی طاغوت سے ٹکر لی اور اپنی تمام طاقتیں وصلاحیتیں انگریز اور اس کے گماشتوں سے اسلام کی مدافعت میں صرف کر ڈالیں۔ ’’مجلس احرار اسلام‘‘ کے ماتحت جب سارقین نبوت کے تعاقب وسرکوبی کے لئے شعبہ تبلیغ کا اجرا ہوا تو مولانا مرحوم کو اس کا نگران تجویز کیا گیا اور قادیان کا مشن ان کے سپرد ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد جب ’’مجلس تحفظ ختم نبوت‘‘ کی تاسیس ہوئی تو مولانا مرحوم کی خدمات اس کے لئے وقف ہوگئیں اور تادم آخر وقف رہیں۔ اس طرح ان کی پوری زندگی جہاد فی سبیل اللہ، اعلاء کلمۃ اللہ، اسلام کی دعوت وتبلیغ اور ختم نبوت کی پاسبانی میں گزری۔

حضرت مرحوم کو حق تعالیٰ شانہ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان کی ایک بڑی خوبی زہد وقناعت کی وہ درویشانہ صفت تھی جو خاصان حق ہی کو نصیب ہوتی ہے۔ عیش وتنعم سے گویا انہیں طبعی نفرت تھی۔ دنیا کی نمود ونمائش، ساز وسامان اور جاہ ومال سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ لباس وخوراک جو انسان کی ناگزیر ضرورت ہے اس میں بھی مولانا مرحوم کا معیار ایسا تھا کہ اچھے اچھے زاہد وعابد بھی اس کو مشکل سے قائم رکھ سکتے ہیں۔ اہل نظر کی نگاہ میں ان کی یہ خوبی ان کے دیگر کمالات واوصاف میں سب سے زیادہ لائق رشک اور پرکشش تھی۔

مولانا مرحوم آغاز جوانی سے جس محنت وریاضت اور مشقت ومجاہدہ کے خوگر ہوگئے تھے آخر عمر تک اس میں فرق نہیں آیا۔ پیرانہ سالی میں بھی کسل اور راحت طلبی ان کو چھو کر نہیں گزری تھی۔ ان کے قویٰ اور اعضاء وجوارح ان کی اولوالعزمی کا ساتھ دینے سے قاصر تھے۔ لیکن ان کے عزم وہمت کا شباب آخر وقت تک قائم رہا۔ مولانا مرحوم کو حق تعالیٰ شانہ نے فرق باطلہ کی تردید اور ان سے بحث ومناظرہ کا خاص ذوق اور بہت ہی اچھا سلیقہ عطاء فرمایا تھا۔ وہ بہت صبر وتحمل، حلم ووقار اور ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ گفتگو فرماتے تھے۔ فریق مخالف کے شبہات کا ایسا

تسلی بخش اور مسکت جواب دیتے کہ منصف کو تسلیم واقرار کے بغیر چارہ نہ ہوتا اور مکابر ومعاند خجلت وندامت کے ساتھ راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ ان کی پوری زندگی میں بحمداللہ! ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ انہیں مناظرے میں شکست ہوئی ہو۔ بلکہ وہ ہر میدان میں بفضل خداوندی مظفر ومنصور رہے۔ مناظروں میں عموماً شیخی وتعلّی، اور حریف کی دل آزاری کے الفاظ نکل جاتے ہیں اور حریف کی کج روی پر غصہ اور برافروختگی تو ایک معمولی بات ہے۔ لیکن مولانا کی گفتگو شیخی وتعلی، خودنمائی وخودنگری، سب وشتم، دل آزاری ودریدہ دہنی اور غصہ وبرافروختگی کے عیوب سے قطعاً پاک ہوتی تھی۔ اسی طرح مولانا کے مناظروں میں طنز وتشنیع اور فقرہ بازی کا بھی گزر نہیں تھا۔ وہ جو بات کہتے تھے خوب ناپ تول کر پوری متانت وسنجیدگی سے کہتے تھے۔

یوں تو انہوں نے مختلف فرقوں سے مناظرے کئے۔ لیکن قادیانیت ان کا خاص موضوع تھا اور وہ اس میں متخصص تھے۔ حق تعالیٰ شانہ نے ان کے ہاتھ پر ان میں سے بہت لوگوں کو ہدایت عطاء فرمائی اور بہت سے پھسلتے ہوؤں کو اسلام پر قرار وثبات نصیب ہوا۔ مرحوم قادیانی لٹریچر کے گویا حافظ تھے اور صفحوں کے صفحے انہیں ازبر تھے۔ مزاحاً فرمایا کرتے تھے کہ قادیانیوں نے صرف ایک مسئلہ سیکھا ہے اور وہ ہے وفات مسیح، اور مجھے بھی بس یہی ایک مسئلہ آتا ہے اس موضوع پر ان کی گفتگو اس فرقہ باطلہ کے بڑوں بڑوں سے ہوئی اور بحمداللہ! مولانا مرحوم ہر موقع پر غالب رہے۔

دو باتیں مولانا مرحوم کا مزاج بن گئی تھیں۔ ایک کثرت مطالعہ انہیں جب دیکھو کتاب ہاتھ میں ہوگی اور وہ (اگر تنہا ہوں تو) اس کے مطالعہ میں مصروف ہوں گے۔ بعض اوقات رات کے دو بجے مولانا مرحوم کو مطالعہ میں منہمک دیکھا گیا۔ ضعف بصر کا عارضہ بھی ان کے اس شوق کے راستے میں حائل نہ ہوسکا اور جب تک ان کی صحت کتاب اٹھانے کی متحمل رہی ان کا مطالعہ نہیں چھوٹا۔ ان کے پاس اپنی ذاتی کتابیں تھیں جو ان ہی کی طرح سال خوردہ تھیں۔ وہی مولانا کی کل کائنات تھی اور وہ انہیں جان سے زیادہ عزیز جانتے تھے۔

دوسری بات جس کا ان پر حال کے درجہ میں غلبہ تھا، وہ افادہ کی شان تھی جو شخص بھی ان کے پاس آکر بیٹھے قادیانیت کے موضوع پر اس کے سامنے گفتگو شروع کر دیتے تھے۔ گویا وہ ہر شخص کو اس دجل وتلبیس سے آگاہ کرنا چاہتے تھے اور یہ ان کا حال بن چکا تھا۔

مولانا ایک عرصہ سے اس بات کے متمنی تھے اور ہر وارد وصادر سے اس کے لئے دعائیں کراتے تھے کہ کسی طرح قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں جاکر بیٹھنے اور وہاں کے لوگوں کو براہ راست اسلام کی دعوت دینے کی سعادت انہیں نصیب ہوجائے۔ چنانچہ جب مسلم کالونی ربوہ میں ’’ختم نبوت‘‘ کے دفتر اور مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو مولانا مرحوم نے وہاں اقامت اختیار کر لی۔ ہر چند ان کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ابھی تک یہاں رہائش وخوراک کی سہولتیں میسر نہیں ہیں اور اس پیرانہ سالی میں یہاں آپ کی رہائش آپ کے لئے تکلیف دہ ہوگی۔ لیکن انہوں نے قبول نہیں فرمایا اور تمام مشکلات کو خوش آمدید کہتے ہوئے وہاں اقامت گزیں رہے اور جب تک چلنے پھرنے کی سکت رہی وہاں جمے رہے۔ مقصد سے عشق اور لگن کی یہ مثال اس زمانہ میں نادرالوجود ہے۔

مولانا مرحوم بہت کم بیمار پڑتے تھے اور کبھی بیمار ہوتے بھی تو دوا دارو کا تکلف کم ہی فرماتے تھے۔ ان کی صحت ومرض کی گاڑی بھی بس توکل ہی کے سہارے چلتی تھی۔ عام صحت اچھی تھی مگر سن مبارک سو کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس لئے چند سال سے بدن پر ضعف وانحطاط کے آثار بڑھ رہے تھے۔ پیرانہ سالی کا یہی ضعف گویا ان کا مرض الوفات تھا۔ وفات سے کچھ عرصہ پہلے ربوہ سے لاہور منتقل ہوگئے اور پھر وہاں سے اپنے آبائی گاؤں کوٹلی بیرے خان تحصیل شکرگڑھ (ضلع سیالکوٹ) تشریف لے گئے۔ وہیں وصال ہوا۔ نماز جنازہ مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن کے مہتمم مولانا ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب نے پڑھائی۔ اس طرح یہ سوسال کا تھکاماندہ مسافر آسودہ خاک ہوا۔ **اللھم اغفرلہ وارحمہ وعافہ، واعف عنہ، واکرم نزلہ، ووسع مدخلہ، وابدلہ دارًا خیرًا من دارہ، واھلا خیرًا من اھلہ، اللھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ!‘‘**

(بیّنات شوال المکرّم ۱۴۰۰ھ، مطابق ستمبر ۱۹۸۰ء)

امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ کی مردم شناسی

مفتی محمد عفان منصور پوری

خلیفۂ اوّل سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عنقریب وفات ہوئی ہے، مدینہ منورہ ہی نہیں بلکہ پورا عالم اسلام سوگوار ہے، مملکت اسلامیہ کے کونے کونے سے تعزیتی وفود کی آمد آمد ہے، سیّدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ امیر المومنین نامزد کیے جاچکے ہیں، لوگ آتے ہیں تعزیت پیش کرتے ہیں اور خلیفہ ثانی کے ہاتھ پر بیعت ہوجاتے ہیں، ایک دن صبح کے وقت بہت سے وفود کے ساتھ ''بحرین'' کا بھی ایک وفد آیا، امیر المومنین ہر آنے والے کی بات کو بغور سماعت فرماتے اور بھرپور توجہ دیتے، محض اس امید میں کہ ہوسکتا ہے کہ یہ مجھے کسی خیر کا مشورہ دے، کوئی نفع بخش بات بتائے، دل پذیر نصیحت کرے یا مفید نظریہ پیش کرے، بہت سے لوگوں کی باتیں سنیں لیکن کوئی قابل ذکر بات سامنے نہ آئی۔

کچھ دیر بعد آپ نے دور بیٹھے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا، جس کے چہرے کی خاموشی میں نہ جانے آپ نے کیا پڑھ لیا تھا؟ فرمایا: ''تم بھی کچھ کہو، جو تمہارے دل میں ہے اس کا اظہار کرو'' اس نوجوان نے اللہ رب العزت کی کبریائی اور حمد وثنا بیان کرنے کے بعد عرض کیا: اے امیر المومنین! امت کی قیادت وسیادت کی ذمہ داری آپ کو بطور آزمائش دی گئی ہے، اس وادی میں آپ پھونک پھونک کر قدم رکھئے اور ہر لمحہ رب کائنات سے ڈرتے رہئے اور یہ یقین رکھئے کہ اگر دیرائے فرات کے کنارے بھی کوئی بکری گم ہوتی ہے تو قیامت کے دن اس کے متعلق آپ سے سوال کیا جائے گا۔

یہ سن کر امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور فرمایا: جب سے میں مسلمانوں کا بادشاہ خلیفہ بنایا گیا ہوں تمہاری جیسی مبنی برحقیقت بات میرے سے کسی نے نہیں کہی، ذرا اپنا نام بتاؤ؟

نوجوان نے جواب دیا: مجھے ربیع بن زیاد حارثی کہتے ہیں۔

مجلس ختم ہونے کے بعد امیر المومنین نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور فرمایا: ربیع بن زیاد حارثی کے احوال معلوم کرو اگر یہ واقعتاً سچا ہے تو بڑے کام کا آدمی ہے اور خاص طور سے امورِ سلطنت کی انجام دہی میں اس کی رائے، مشورہ، حق گوئی اور جرأت مندانہ کردار ہمارے لئے بہت مفید ہوگا، اس لئے میری رائے یہ ہے کہ اس سے کام لیا جائے۔

چنانچہ حضرت ربیع بن زیاد حارثی رضی اللہ عنہ نے اسلام میں جو عظیم معرکے سر کیے ہیں، وہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے گئے ہیں۔ (حیاۃ الصحابہ)

یہ واقعہ مشیر کا رمتعین کرنے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے، آج کل کا ماحول ایسا بن گیا ہے کہ جو آدمی بھی اپنے حاکم، فرمانروا اور قائد کی سچی جھوٹی تعریف کرتا ہے، اس کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے اور اس کے غلط کو صحیح کہتا ہے وہی اس کا مشیرِ خاص، راز داں اور معتمد سمجھا جاتا ہے اور جس نے اخلاص کے ساتھ اسے صحیح مشورہ دے دیا جو بظاہر اس کے نظریہ سے متصادم دکھائی دیتا ہو یا اس کی کسی غلطی پر تنبیہ کردی یا اس کے خیالی منصوبوں کے خلاف کوئی دوسری راہ عمل متعین کرنے کی بات کہی تو اس سے بڑا مخالف اور نقصان پہنچانے والا کسی دوسرے کو نہیں سمجھا جاتا، حالانکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل سے ہمیں یہ رہنمائی ملتی ہے کہ جو آدمی ذمہ داری کا احساس دلا رہا ہو اور معاملہ کی نزاکت کو ذہن میں رکھتے ہوئے محتاط اور غیر جانبدار رہنے کی تلقین کررہا ہو، ایسے آدمی کی رائے کو مخالفت پر محمول نہ کرکے اہمیت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے اور اس کے سوز دروں کا ادراک کرکے سنجیدگی سے غور کرنا چاہئے اور زندگی کے سفر میں پیش آنے والی پیچیدگیوں سے باہر آنے کے لئے ایسے ہی لوگوں کے مشوروں کو کام میں لانا چاہئے، جو لوگ منہ دیکھی باتیں کرتے ہیں، سامنے تعریف کے پل باندھنے سے اور فریق مخالف کی تنقیص و توہین سے نہیں تھکتے وہ کبھی اپنے مشورہ اور رائے میں مخلص نہیں ہوسکتے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام تھے، حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ

تشریف لائے اور عرض کیا: اے خلیفۃ المسلمین! لوگوں کے ادائیگی حقوق کی بابت باری تعالیٰ سے ڈرتے رہئے اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں کسی کی ملامت کا خوف نہ کیجئے' آپ کے قول و فعل میں تضاد ہرگز نہ ہونا چاہئے' اس لئے کہ بہترین قول وہ ہے جس کی فعل تصدیق کردے۔

اے عمر فاروق! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن مسلمانوں کا والی بنایا ہے' ان کے معاملات میں غیر معمولی دلچسپی کا مظاہرہ کیجئے اور جو چیزیں آپ اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے پسند فرماتے ہیں' وہی ان کے لئے بھی اختیار فرمایئے اور جن چیزوں کو آپ اپنے گھر والوں کے لئے ناپسند گمان کرتے ہیں وہ ان کے لئے بھی ناپسند سمجھئے اور حق کی تلاش میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیجئے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سعید! ایسا کرنے کی کون صلاحیت رکھتا ہے؟ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کام تو آپ جیسا آدمی ہی کرسکتا ہے' جس کو اللہ رب العزت نے امت محمدیہ کا والی بنایا ہو۔

اس موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے امورِ سلطنت میں معاونت کا مطالبہ کیا اور فرمایا: ہم تمہیں ''حمص'' کا والی بناتے ہیں۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ مجھے فتنہ میں مبتلا مت کیجئے اور دنیوی امور میں مجھے ذمہ دار مت بنایئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ناراض ہوگئے اور فرمایا: ''تم بھی عجیب لوگ ہو' میری گردن میں تو امارت و سلطنت کا قلادہ ڈال دیا اور خود بچتے پھر رہے ہو' بخدا میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔''

چنانچہ ان کو حمص کا والی بنادیا گیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کچھ وظیفہ آپ کے لئے متعین کردیں؟ عرض کیا: امیر المؤمنین! میں اس کا کیا کروں گا؟ اس لئے کہ فی الحال بیت المال سے جو بھی رقم مجھے ملتی ہے' وہ میری ضرورت سے زائد ہے۔

کچھ ہی دن گزرے تھے کہ امیر المؤمنین کے پاس ''حمص'' کے کچھ قابل اعتماد لوگوں کا ایک وفد آیا' سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اپنے علاقہ کے کچھ فقیر و نادار لوگوں کا نام لکھ کر دو تاکہ ان کی ضروریات پوری کی جاسکیں' چنانچہ لوگوں نے فقراء کی فہرست تیار کرکے دی اور اس میں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام بھی لکھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے از راہِ تعجب پوچھا: یہ سعید بن عامر کون ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: ہمارے امیر ہیں' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا واقعی تمہارے امیر فقیر ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! خدا کی قسم کئی کئی دن ان پر ایسے گزر جاتے ہیں کہ گھر میں آگ تک نہیں جلتی۔

یہ سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی' فوراً دس ہزار دینار کا انتظام کیا اور لوگوں سے کہا کہ سعید بن عامر سے میرا اسلام کہنا اور میری طرف سے یہ رقم دے دینا تاکہ وہ اس سے اپنی ضرورتیں پوری کرسکیں۔

جب یہ لوگ رقم لے کر حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کی خدمت میں ہدیہ پیش کیا تو زور زور سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے اور تھیلے کو اپنے سے دور کردیا' ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی ناگہانی مصیبت یا آفت آگئی ہے' بیوی نے یہ احوال دیکھے تو سراسیمہ ہوگئی اور پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ کیوں اتنے آزردہ خاطر ہیں؟ کیا امیر المؤمنین کا انتقال ہوگیا ہے یا کوئی اور بات ہے؟ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے بھی بڑا واقعہ پیش آیا' بیوی نے پوچھا: کیا مسلمان کسی حادثہ سے دوچار ہوگئے ہیں؟ فرمایا: اس سے بھی بھاری چیز پیش آئی ہے' بیوی نے کہا: اس سے بھاری کیا چیز ہوسکتی ہے؟ فرمایا: میری آخرت کو بگاڑنے کے لئے دنیا میرے اندر داخل ہوگئی ہے اور میرا گھر بھی فتنہ سے خالی نہیں رہا' بیوی نے کہا: ایسی چیزوں سے چھٹکارا حاصل کرلیجئے' حالانکہ بیوی کو اب تک ان دنانیر کے سلسلہ میں کوئی علم نہیں ہے۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے اس رقم کو ایک تھیلے میں کیا اور فقراء مسلمین میں تقسیم کردیا' اس کے بعد ہی انہیں چین حاصل ہوا۔

یہی سعید بن عامر رضی اللہ عنہ ہیں' جن کے بارے میں حمص کے کچھ لوگوں نے امیر المؤمنین سے چار چیزوں کے متعلق شکایت کی تھی:

۱:...... دن چڑھنے کے بعد ہی یہ اپنے دفتر میں آتے ہیں اور معاملات حل کرتے ہیں۔

۲:...... رات میں کسی کا کام نہیں کرتے۔

۳:...... مہینہ میں ایک دن چھٹی کرتے ہیں۔

۴:...... کسی بھی وقت ان پر غشی کی عجیب کیفیت طاری ہوجاتی ہے' جس کے نتیجہ میں یہ آس پاس کے احوال سے بھی بے خبر ہوجاتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان شکایت کا نوٹس لیا اور اپنے دورۂ شام کے موقع پر حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے ان چیزوں کے متعلق دریافت کیا اور پوچھا کہ صبح کو دیر سے آنے کا معمول کیوں بنا

رکھا ہے؟ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر عرض کیا: میں اس راز کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا، لیکن اب آپ پوچھ رہے ہیں تو بتاتا ہوں، دراصل بات یہ ہے کہ میرے گھر میں کوئی خادم نہیں ہے، میں صبح کو اٹھ کر آٹا گوندھتا ہوں، پھر کچھ دیر اس کے خمیر ہونے کا انتظار کرتا ہوں پھر روٹی پکا کر کھاتا ہوں پھر وضو وغیرہ سے فارغ ہو کر لوگوں کے درمیان میں آتا ہوں۔

رہا دوسرا اعتراض کہ میں رات میں کسی کا کام نہیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ میرا دن مخلوق خدا کی خدمت کے لئے وقف ہے اور میری رات خالق کائنات کی عبادت میں گزرتی ہے اور جہاں تک لوگوں کی یہ شکایت ہے کہ میں مہینہ میں ایک دن کی چھٹی کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس کوئی خادم نہیں ہے اور اس کپڑے کے علاوہ جو میرے بدن پر ہے، کوئی دوسرا کپڑا نہیں ہے تو میں مہینہ میں ایک مرتبہ اس کپڑے کو دھوتا ہوں، پھر اس کے سوکھنے کا انتظار کرتا ہوں، پھر اسے پہن کر سامنے آتا ہوں اور اسی میں شام ہو جاتی ہے۔

اب رہ گئی سب سے آخری بات کہ بعض مرتبہ میں گم صم ہو کر گرد و پیش کے احوال سے بھی بے خبر ہو جاتا ہوں تو اس کا سبب یہ ہے کہ میں نے حالت کفر میں حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا منظر دیکھا تھا کہ قریش مکہ ان کے جسم کے ایک حصہ کو کاٹتے تھے اور پھر ان سے پوچھتے تھے: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ محمد تمہاری جگہ ہوں؟ تو حضرت خبیب رضی اللہ عنہ جواب دیتے تھے: خدا کی قسم مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ میں اپنے بال بچوں میں ہنسی خوشی رہوں اور میرے آقا و مولا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک میں کوئی خار چبھ جائے۔

امیر المومنین جب وہ دن مجھے یاد آ جاتا ہے تو میرا چین و سکون غارت ہو جاتا ہے، غشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، اور یہ خیال ستاتا رہتا ہے کہ میں نے اس موقع پر خبیب کی مدد کیوں نہ کی، شاید اس وجہ سے باری تعالیٰ میری مغفرت نہ کریں۔

شکایت کرنے والوں نے جب یہ جوابات سنے تو اپنے کئے پر بڑے نادم و پشیمان ہوئے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ سعید بن عامر رضی اللہ عنہ سے بدگمانی نہ ہوئی۔ (حیاۃ الصحابہ)

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ از اول تا آخر عبرت و موعظت سے لبریز ہے، ذرا غور کیجئے ایک عام آدمی بادشاہ وقت کو نصیحت کرتے ہوئے یہ کہہ رہا ہے کہ آپ کا ظاہر و باطن یکساں ہونا چاہئے، قول و فعل میں تضاد نہ ہونا چاہئے اور امت مسلمہ کے ہر ہر فرد کی خوشی و غمی آپ کی اپنی خوشی اور غمی ہونا چاہئے، بادشاہ وقت اس نصیحت کو سنتا ہی نہیں بلکہ ناصح کو اپنا عزیز بنالیتا ہے اور امورِ سلطنت میں معاونت کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ دیار شام کے گورنر بنادیئے جاتے ہیں، سارا خزانہ بیت المال ان کے قبضہ میں ہے اور گھر کی صورت حال یہ ہے کہ کھانے کو روٹی نہیں، پہننے کو کپڑے نہیں اور خرچ کرنے کو پیسے نہیں، ملی تنظیموں، اداروں، مدرسوں اور جماعتوں کے ذمہ داروں کے لئے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل درسِ عبرت ہے۔☆☆

مولانا محمد علی صدیقیؒ .... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد علی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبۂ تبلیغ سے ایک عرصہ تک وابستہ رہے۔ وہ وقتاً فوقتاً راولپنڈی، کنری، تھرپارکر، میرپورخاص وغیرہ علاقوں کے مبلغ رہے۔ وہ انتھک انسان ایسی ہمہ گیر شخصیت تھے، جنہیں جہاں ذمہ داری سونپی گئی انہوں نے اسے خوب نبھایا۔ انہوں نے جامعہ اسلامیہ فاروق آباد سے دورۂ حدیث شریف کیا، پچھلے دنوں راقم فاروق آباد جامعہ اسلامیہ میں گیا تو جامعہ اسلامیہ کے حوالہ سے اپنے تبلیغی اسفار میں مولانا محمد علی مرحوم کا تذکرہ بھی آ گیا۔ مرحوم کے والد محترم ڈاکٹر دین محمد فریدی مدظلہ نے بڑھ کر راقم کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے اپنے مرحوم ساتھی کو یاد رکھا، نیز انہوں نے بتلایا کہ مولانا محمد علی دورۂ حدیث شریف کے لئے دارالعلوم فیصل آباد گئے تو دارالعلوم کے منتظم داخلہ نے ان سے سوال کیا کہ آپ نے تبلیغ کے ساتھ چلہ، دس دن، تین دن لگائے؟ جواب نفی میں پا کر انہوں نے داخلہ سے انکار کر دیا تو مرحوم جامعہ اسلامیہ فاروق آباد تشریف لے گئے۔ جامعہ کے بانی و مہتمم مولانا محمد یعقوب ربانی کو ملے داخلہ کی درخواست کی تو مولانا ربانی نے کہا کہ محدود وسائل کی وجہ سے داخلہ محدود ہوتا ہے جو پورا ہو چکا ہے تو مولانا محمد علی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بتلایا کہ بھکر سے آیا ہوں اور ڈاکٹر فریدی کا بیٹا ہوں تو مولانا ربانی نے فرمایا کہ تشریف رکھیں آپ ایک مجاہد ختم نبوت کے فرزند ہیں، اگرچہ مدرسہ میں گنجائش نہیں لیکن آپ کا کھانا میرے گھر سے آئے گا۔ چنانچہ چھ ماہ تک مسلسل ان کا کھانا مولانا کے گھر سے آتا رہا، چھ ماہ کے بعد ایک طالب علم چلا گیا تو موصوف کا کھانا لنگر سے جاری ہو گیا۔ ان دنوں مولانا ربانی نے حفظ بخاری کا سلسلہ شروع کرایا جو زیادہ عرصہ نہ چل سکا۔ ان حفاظ بخاری میں مولانا جعفر خان بھی ہیں، جو جنڈانوالہ کی راجپوت فیملی سے تعلق رکھتے ہیں۔ موصوف مولانا محمد علیؒ کے ساتھیوں میں سے ہیں۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی ودعوتی اسفار

پرووا میں ختم نبوت کانفرنس: جامع مسجد عربی میں ۱۷رنومبر کو مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا حکیم قاری محمد طارق مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے ضلع میانوالی کے مبلغ مولانا محمد نعیم اورراقم کے بیانات ہوئے۔ پرووامیں ۲۰۱۳ء کو ختم نبوت کا یونٹ قائم ہوا۔ مولانا عبدالغنی خطیب جامع مسجد صدیق اکبرامیر، مولانا حافظ سیّد اللہ بخش شاہ ناظم اعلیٰ (خطیب جامع مسجد عمر عثمان آباد) مقرر ہوئے۔ مولانا نجم الحسن خطیب جامع مسجد کو مختلف مساجد میں درس قرآن وحدیث کا منتظم مقرر کیا گیا، جبکہ پرووا مجلس کے سرپرست مولانا محمد عمر مہتمم جامعہ محمدیہ مقرر ہوئے، ہر سال پرووا میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ نیز آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں ہر سال قافلہ شریک ہوتا ہے، کانفرنس مولانا قاری محمد طارق کی دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

جامعہ محمدیہ پرووا میں حاضری: جامعہ کی بنیاد ۱۹۹۸ء میں دارالعلوم کبیروالا کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقادرؒ نے رکھی۔ اس ادارہ کا اہتمام حضرت مفتی صاحبؒ مذکورہ کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد عمر مدظلہ کے ہاتھوں میں ہے۔ ادارہ میں ۱۳/۱۱ اساتذہ کرام کی نگرانی میں پونے تین سوطلبا کرام زیرتعلیم ہیں۔

جامعہ کے اجتماعات میں شیخ الحدیث مولانا عبدالقادرؒ کے علاوہ مناظر اسلام حضرت علامہ عبدالستار تونسویؒ تشریف لاتے رہے۔ اب یہ ادارہ سلسلۂ نقشبندیہ کے معروف بزرگ ہمارے حضرت مولانا عبدالحئی بہلویؒ نقشبندی کے خلیفہ مجاز مولانا محمد نواز شیخ الحدیث جامعہ حنفیہ قادریہ ملتان کی سرپرستی میں ترقی کے منازل طے کررہا ہے۔ ادارہ کے مہتمم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ کے سرپرست بھی ہیں۔ ۱۷رنومبر کو حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم کی دعوت پر ضلعی امیر مولانا قاری محمد طارق، ناظم نشرو اشاعت مولانا شیخ محمود الحسن ایڈووکیٹ کی معیت میں حاضری نصیب ہوئی۔

علماء کرام کی تربیتی نشست میں حاضری: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مولانا قاری محمد طارق مدظلہ کی دعوت پر جامع مسجد خالد ابن ولید میں ۱۸رنومبر کو ڈیرہ اسماعیل خان کے درجنوں علماء کرام کی تربیتی نشست منعقد ہوئی، جس کی صدارت حضرت الامیر نے فرمائی۔ مولانا محمد نعیم مبلغ میانوالی اور راقم کے بیانات ہوئے۔ ڈی آئی خان کے علماء کرام نے بڑی محبت و عقیدت سے شرکت فرمائی۔

مدرسہ ابی بن کعب میں ختم نبوت کانفرنس: جامعہ ابی ابن کعب کی بنیاد فاضل دیوبند استاذ العلماء مولانا علاؤالدین شیخ الحدیث ومہتمم جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان نے ۲۰۰۹ء میں رکھی۔ ادارہ کے مہتمم مولانا قاری احسان اللہ احسان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے متحرک راہنماؤں میں سے ہیں۔ ان کی دعوت پر ۱۸رنومبر کو مغرب کی نماز کے بعد ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا قاری محمد طارق مدظلہ نے کی۔ ناظم اعلیٰ مولانا قاضی عبدالحلیم سمیت دسیوں علماء کرام نے خصوصی شرکت فرمائی۔ تلاوت ونعت کے بعد سرائیکی کے نامور خوش الحان خطیب مولانا عبدالمجید قاسمی، مولانا محمد نعیم اور راقم کے بیانات ہوئے۔ ادارہ تجوید و قرأت کی معروف درس گاہ ہے، قاری احسان اللہ احسان سمیت ۵ علماء کرام تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ شعبۂ بنات میں ۱۵۰ طالبات ۷ معلمات کی نگرانی میں زیرتعلیم ہیں۔

حضرت لعل عیسن کروڑی، تعارف: لعل عیسن کروڑ ایک پرانا تاریخی قصبہ ہے، جو کسی زمانہ میں صوبہ کروڑ کے نام سے مشہور تھا اور اسے صوبائی دارالحکومت ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔ یہاں ایک بزرگ مدفون ہیں جو ’’لعل عیسن‘‘ کے نام سے مشہور ہیں اور لعل عیسن کروڑ بھی انہیں کے نام سے منسوب ہے، ان کا اصل نام محمد یوسف تھا۔ آپ کا سلسلۂ نسب ساتویں پشت میں حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ سے جا ملتا ہے۔ آپ اپنے والد بہاؤالدین ثانیؒ کی وفات کے بعد ۱۵۴۵ء میں یہاں تشریف لائے اور پھر یہاں کے ہوکر رہ گئے۔ اگرچہ آپ کا خاندان دو سو سال سے یہاں آباد تھا۔ آپ صاحب کرامت بزرگ تھے۔ آج بھی آپ کا

مزار پُر انوار زیارت گاہ خلائق ہے۔ راقم بھی مجلس کے مبلغ مولانا محمد ساجد سلمہ کے ساتھ ۲۲ رنومبر کو حضرت والا کے مزار پر حاضر ہوا اور زیارت و فاتحہ خوانی کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے خاندان کو قیادت و سیادت کا ایک عرصہ تک شرف حاصل رہا ہے۔ آپ نے علاقہ میں رشد و ہدایت اور دعوت و تبلیغ کا سلسلہ شروع فرمایا۔ ہزاروں ہندو آپ کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہوئے۔ بلوچ سرداروں نے حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے مزار شریف کے طرز پر آپ کی قبر مبارک پر مزار تعمیر کرایا جو مرجع عوام و خواص ہے۔ مرور زمانہ سے اس کی صوبائی حیثیت ختم ہوئی اور حکمرانوں کے اکھاڑ و پچھاڑ کا مرکز بنا رہا۔ قیام پاکستان کے بہت بعد ۱۹۸۲ء میں اسے تحصیل کا درجہ دیا گیا اور تھانے اور دفاتر قائم ہوئے، اب ایک خوبصورت شہر کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

دارالعلوم عیدگاہ لعل عیسن کروڑ میں دو روزہ ختم نبوت کورس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دارالعلوم لعل عیسن کروڑ ضلع لیہ میں دو روزہ ختم نبوت کورس ۱۹، ۲۰ رنومبر کو منعقد ہوا۔ لعل عیسن ایک بزرگ گزرے ہیں جو تقریباً دو سو سال پہلے تشریف لائے، ان بزرگوں نے علاقہ میں توحید و سنت اور ذکر و فکر کی مجالس برپا رکھیں اور ان کے ہاتھ پر ہزاروں ہندوؤں نے اسلام قبول کیا۔ آپ سہروردیہ سلسلہ کے بزرگ تھے۔ حضرت موصوف کی وفات کے بعد علاقہ شرک و بدعات کا گڑھ بن گیا۔ آپ کا مزار جو مرجع عوام و خواص تھا۔ اس پر اہل بدعات کا قبضہ ہو گیا اور وہ کچھ ہونے لگا جو اللہ والوں کے مزارات پر ہوتا ہے تو توحید و سنت کے چند متوالے سر جوڑ کر بیٹھے اور انہوں نے حالات پر غور و خوض کر کے دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ ایک عرصہ تک دارالعلوم کا انتظام میاں محمد اکبر چلاتے رہے جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر تھے۔ مسجد، مدرسہ اور عیدگاہ کی زمین بھی ان کے خاندان نے وقف کی۔ میاں محمد اکبر کی وفات کے بعد آج کل ادارہ کا انتظام کمیٹی کے پاس ہے جبکہ خطابت و امامت مولانا محمد عمر سنبھالے ہوئے ہیں۔ مدرسہ میں جو اساتذہ کرام کی نگرانی میں ایک سو کے قریب طلبا کرام زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ میں دو روزہ ختم نبوت کورس میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت، امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور اوصافِ نبوت پر مغرب سے عشاء تک لیکچر دیئے گئے۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد ساجد اور راقم کے بیانات و لیکچر ہوئے، جس میں علماء کرام اور عوام نے دوسرے روز بھرپور شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل جدید: مجلس کی ممبر سازی کے بعد عہدیداروں کی تشکیل: ۲۰ رنومبر کو عشاء کی نماز کے بعد جامع مسجد محمد رسول اللہ میں مجلس کے مقامی راہنماؤں کا اجلاس منعقد ہوا، اجلاس کی صدارت مولانا اللہ نواز نے کی جبکہ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے:

امیر: مولانا امان اللہ مدظلہ،

نائب امیر: مولانا اللہ نواز، مولانا محمد عمر خطیب جامع مسجد مولانا عبداللہ والی،

ناظم اعلیٰ: مولانا مفتی محمد فاروق،

ناظم: مولانا نصیر احمد،

ناظم نشر و اشاعت: قاری کامران احمد،

خازن: محمد شعیب۔ اجلاس مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مولانا حافظ خدا بخشؒ: تنظیم اہلسنت پاکستان کے مبلغ تھے، جس کی بنیاد علماء حقانین اور مشائخ ربانین کی سرکردگی میں رکھی گئی۔ امام اہلسنت مولانا سیّد نورالحسن شاہ بخاریؒ، حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ، مولانا قائم الدین عباسیؒ، مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ اور مولانا علامہ عبدالستار تونسویؒ اس کی اولین قیادت تھی۔ ایک زمانہ تھا کہ تنظیم اہلسنت کا طوطی بولتا تھا۔ ملک بھر کے جامعات کے جلسے مذکورہ بالا شخصیات کے بغیر نہیں ہوتے ہیں۔ اس تنظیم کے بانیوں میں سردار احمد خان پتافیؒ کا نام نمایاں نظر آتا ہے۔ اسی تنظیم سے مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا سیّد عبدالمجید ندیم شاہؒ، مولانا سیّد عبدالکریم شاہؒ، مولانا عبدالعزیز بھٹی، مولانا قاضی بشیر احمد گرجتے رہے۔ انہیں مبلغین میں سے مولانا خدا بخش کروڑی سریلے خطیب تھے، آپ عوام کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے لئے ساری زندگی مصروف رہے۔ ان سے کئی ایک ملاقاتیں رہیں۔ آپ کا تعلق لعل عیسن کروڑ سے تھا۔ یہیں آپ کا گھر مسجد اور مدرسہ ہے، جس کا نظم آپ کے فرزند ارجمند قاری عبدالشکور چلا رہے ہیں، قاری عبدالشکور سے ملاقات ہوئی۔

مولانا قاری محمد حیات تونسوی مدظلہ سے ملاقات: قاری محمد حیات تونسوی مدظلہ سرائیکی زبان کے صاحب طرز خطیب ہیں۔ ایک عرصہ تک جھنگ کے علاقہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ قبل فتح پور لیہ میں مسجد، مدرسہ قائم کیا۔ دارالعلوم کبیر والا میں ابتدائی تعلیم

حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف جامعہ قاسم العلوم ملتان سے کیا۔ اُس وقت جامعہ قاسم العلوم میں جامع المعقول والمنقول مولانا علامہ محمد شریف کشمیریؒ، استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہؒ ملتان، مولانا فیض احمدؒ اور دیگر نامور علماء کرام تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ان سے احادیث نبوی کی تعلیم حاصل کی۔

ختم نبوت کانفرنس کہروڑ پکا: جامع مسجد یاسین چاہ بٹی والا کہروڑ پکا میں ۲۷؍نومبر کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں نعت و تلاوت کی سعادت جامعہ باب العلوم کے طلبا نے حاصل کی۔ کانفرنس سے جامعہ باب العلوم کے طالب علم مولانا محمد تقی، مجلس ملتان کے مبلغ مولانا وسیم اسلم مجلس کے مقامی راہنما مولانا منیر احمد ریحان، محمد اسماعیل شجاع آبادی اور جامعہ باب العلوم کے استاذ الحدیث مولانا حبیب احمد دامت برکاتہم نے خطاب فرمایا۔ حضرت شیخ نے مجلس ذکر بھی کرائی اور اختتامی دعا بھی فرمائی۔ جلسہ کا اہتمام جامعہ باب العلوم کے آخری درجات کے طالب علم مولانا امجد ساقی نے کیا۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر خطاب کیا۔ حکومت کی قادیانیت نوازی، سکھ اور قادیانیت کو نوازتے ہوئے کرتار پور راہداری کھولنے کی مذمت کی۔ جلسہ رات گئے تک جاری رہا۔ راقم کے رات کا آرام و قیام جامعہ باب العلوم میں رہا۔ صبح نماز کے بعد استاذ جی کی قبر مبارک پر حاضری دی اور شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد مدظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو استاذ جی مشکوٰۃ شریف کا سبق پڑھا رہے تھے اور طلبا سے گفتگو کا موقع ملا۔

جامعہ رحمانیہ الہ آباد میں ختم نبوت کورس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷، ۲۸؍نومبر کو ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ۲۷؍نومبر صبح ۸ تا ۱۱ بجے کلاس سے ضلع اوکاڑہ قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد، ضلع ساہیوال و پاکپتن کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نے ختم نبوت و حیات مسیح علیہ السلام کے عنوانات پر اسباق پڑھائے۔

۲۸؍نومبر کو ظہر سے عصر تک دوسری نشست منعقد ہوئی، جس سے مولانا عبدالرزاق، مولانا عبدالحکیم نعمانی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات و اسباق ہوئے جن میں قادیانیت کے مسلمانانِ عالم سے اختلافات اور قادیانیت کی ملک وملت دشمنی پر روشنی ڈالی گئی۔ مدرسہ کا اہتمام مولانا مفتی عبدالعزیز عزیزی مدظلہ چلا رہے ہیں، جو ہمارے استاذ و شیخ زادہ حضرت مولانا عبدالحیٔ بہلویؒ کے خلیفہ مجاز اور سلسلۂ نقشبندیہ کے شیخ طریقت ہیں۔ موصوف میواتی قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور صالح عالم دین ہیں مدرسہ ومسجد کی عمارت قدیم طرز کی ہیں۔

چونیاں میں ختم نبوت کورس: ۲۷، ۲۸؍نومبر کو چونیاں ضلع قصور کی قدیمی شاہی مسجد محمد خان میں منعقد ہوا، جس کا اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ نے کیا۔ کورس کا دورانیہ مغرب سے عشاء تک رہا۔ محمد خان مغل دور کا حکمران گزرا ہے، جس نے چونیاں میں مسجد بنوائی اور مسجد کے مشرق میں اس کا مقبرہ ہے، یہ مسجد کئی سو سال پرانی ہے۔ اب سے کچھ عرصہ پہلے اس کی آرائش و زیبائش کی گئی۔ ٹائلوں کے ساتھ اسے خوبصورت بنایا گیا، نیز کچھ عرصہ قبل مغرب کی جانب اس میں اضافہ کیا گیا۔ قدیم مسجد برآمدہ معلوم ہوتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی یونٹ نے کورس کا انتظام کیا، چنانچہ ۲۷؍نومبر کو مغرب سے عشاء تک مولانا عبدالحکیم اور مولانا عبدالرزاق نے لیکچر دیئے، جبکہ ۲۸؍نومبر کو راقم نے انبیاء کرام کے اوصاف اور مرزا قادیانی کے کردار و کریکٹر پر نوٹس تیار کرائے۔ کورس میں طلبا کی تعداد کم اور عام نمازیوں کی تعداد زیادہ تھی۔ مقامی جانباز مجاہد جناب محمد یوسف احرار نے خیر مقدم کیا۔

جامع مسجد عمار بن یاسر رینالہ خورد: رینالہ خورد لاہور ملتان بائی پاس کے قریب برلب نہر رینالہ خورد کے آئی اسپیشلسٹ ڈاکٹر طاہر حنیف نے خوبصورت مسجد اور مدرسہ تعمیر کرایا۔ مدرسہ میں حفظ کے ساتھ اسکول کا انتظام بھی ہے۔ مڈل تک کلاسیں لگتی ہیں۔ انچارج مولانا عبدالوحید فاضل دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور ہیں، انہوں نے بتلایا کہ پرائمری پاس بچوں کو حفظ میں داخلہ دیتے ہیں اور تین سال میں حفظ کے ساتھ ساتھ مڈل کراتے ہیں، خاصی تعداد میں بچے زیر تعلیم ہیں۔ ۲۹؍نومبر صبح کی نماز کے بعد راقم نے درس دیا۔

خطبۂ جمعہ: ۲۹؍نومبر جمعۃ المبارک کے خطبہ کا اہتمام ضلعی مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے رینالہ خورد کے مضافاتی قصبہ چک نمبر ۱۰۲-ایل میں اہتمام کیا، چک کی جامع مسجد کے عظیم اجتماع سے راقم کو بیان کرنے کا موقع ملا، بیان عقیدۂ ختم نبوت کی فضیلت اور قادیانیوں کی ملک وملت کے خلاف ریشہ دوانیوں سے سامعین کو آگاہ کیا۔ جمعیت علماء اسلام کے راہنما مولانا مفتی کفایت اللہ مدظلہ پر حملہ کو سوچی سمجھی سازش قرار دیتے ہوئے حملہ آوروں کو قرار واقعی سزا کا مطالبہ کیا گیا۔ رینا خورد سے سفر کر کے مغرب کی نماز مجلس صیانۃ المسلمین کے مرکز سندر لاہور میں پڑھی۔

REGD. SS. 160

روایت اور جدت کا حسین امتزاج
علماء طلباء کیلئے خصوصی رعائت
رحیمی کھدر
کمالیہ
شہزادوں کا پہناوا
اب آپ کی پہنچ میں
پاکستانی پہچان
پاکستانی برانڈ
فری
HOME
ڈیلیوری
RAHIMI KHADAR
RK
KAMALIA
خریدا ہوا مال قابلِ واپسی ہوگا اور
واپسی کا ڈاک خرچ بھی ادارہ کے ذمہ ہوگا
سردی اور گرمی کی مکمل ورائٹی
ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہے۔
گھر بیٹھے کلر پسند کیجئے، اور آرڈر دیجئے
دوسرے دِن رحیمی کھدر آپ کی دہلیز پر
رحیمی آن لائن سنٹر
0304-7259644
noumanrahimi0@gmail.com
نعمان رحیمی
پروپرائیٹر
Designed by 0333 6293403